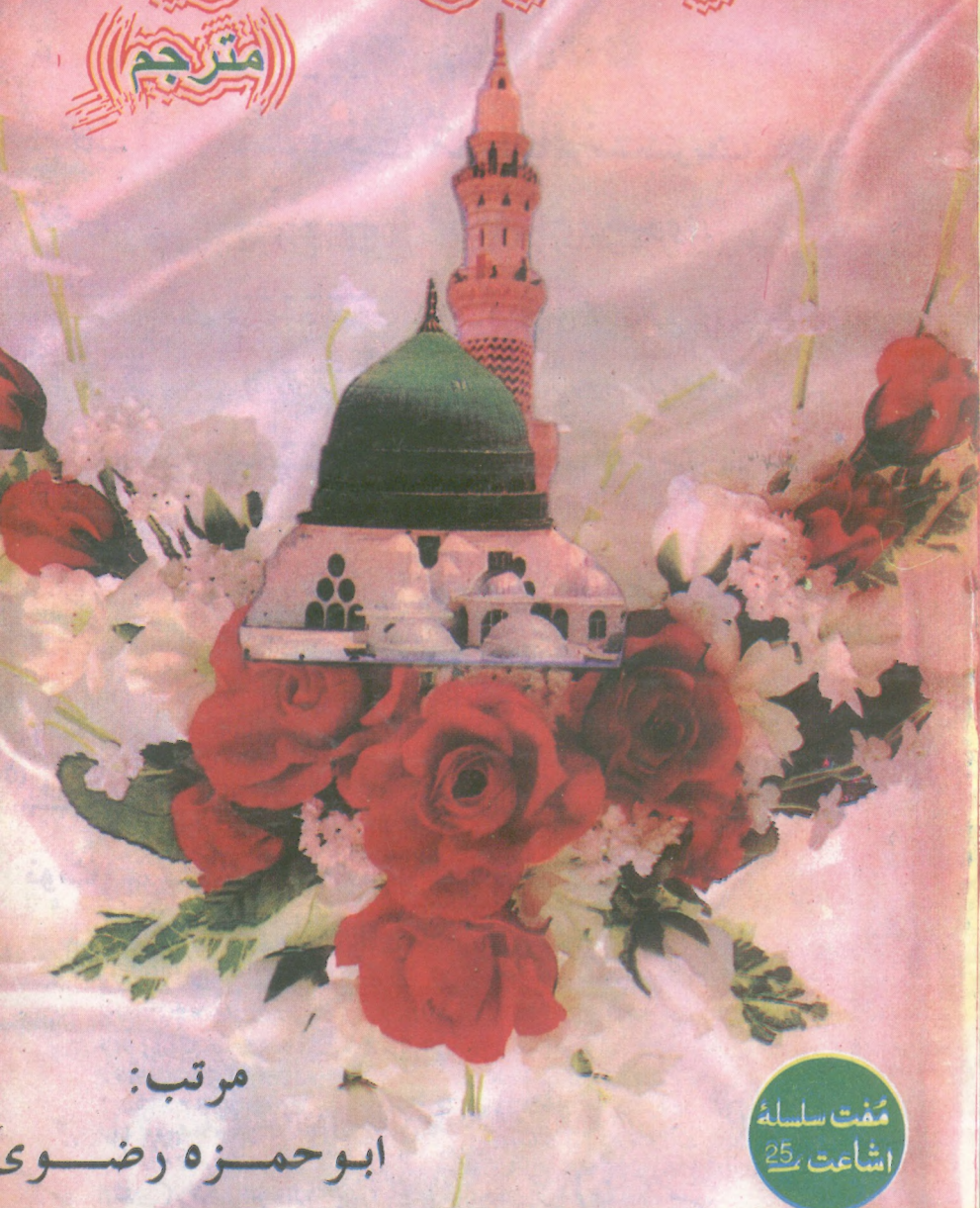


# قصیدہ برادہ شریف

(مترجم)



مرتب:

ابو حمزہ رضوی

مفت سلسلہ  
اشاعت 25

جمعیت اشاعت اہلسنت

## \*\*\* منسوخ \*\*\*

### جمعیت اشاعت اہلسنت

- ۱ تحفظ عقائد اہلسنت و فروغ مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ۔
- ۲ دشمنان مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے ناپاک ارادوں کی تحریر و تقریر کے ذریعے بخ کنی و رد۔
- ۳ ناموس رسالت ﷺ، مقام صحابہ، اہلبیت اور اولیاء کرام علیم الرضوان کا تحفظ۔
- ۴ میلاد النبی ﷺ، ایام صحابہ اور اعراس بزرگان دین علیم الرضوان کے سلسلے میں خصوصی اجتماعات کا انعقاد۔
- ۵ رمضان المبارک میں اصلاح معاشرہ کی غرض سے خصوصی درس و تربیتی اعتکاف۔
- ۶ حج و عمرہ کی تربیت کے لئے تحریری و تقریری تربیت کا انعقاد۔
- ۷ دینی لائبریریوں کا قیام و انتظام۔
- ۸ مدارس حفظ قرآن و ناظرہ کا قیام و انتظام۔
- ۹ درس نظامی کی مختلف کلاسوں کا اہتمام و انتظام۔
- ۱۰ لوگوں کی اصلاح عقائد و اعمال کے لئے تربیتی نشستوں اور ہفتہ واری اجتماعات کا انعقاد۔
- ۱۱ عوام اہلسنت میں علمائے اہلسنت کا متعارف کرانا۔
- ۱۲ دینی کتب و رسائل اور اسلامی لٹریچر کی مفت اشاعت۔
- ۱۳ اہلسنت کی مختلف ہم خیال تنظیموں کے درمیان رابطہ پیدا کرنا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

## پیش لفظ

جان ہے عشق مصطفیٰ روزِ فزوں کرے خدا  
جسکو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

مسلمانانِ عالم نے ہمیشہ سے ہی عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال دولت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی راحت بنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شے کو عشاق اپنی آنکھوں میں جگہ دیتے ہیں اور یادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرزِ جان بنانا مسلمانوں کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے کیوں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس سے محبت اور اس کا اظہار ان کے لئے مایہ صد افتخار ہے۔

اسی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار جب مدحت کی صورت اختیار کرتا ہے تو شاعری کی روش پر قصیدہ بردہ شریف، حدائقِ بخشش اور ذوقِ نعت کی صورت میں گل بوٹے کھل جاتے ہیں۔  
قصیدہ بردہ شریف ایک ایسا ہی عشق و محبت کی لذتوں سے

سرشار نعتیہ قصیدہ ہے۔ یہ قصیدہ ایسا مقبول و محمود ہے کہ صاحب قصیدہ پر جب فالج کا حملہ ہوا تو انہوں نے اس قصیدہ کے ذریعہ مسیح الکونین، شفیع الدارین سے شفا طلب کی۔ آقائے دو جہاں نے اس مدحیہ قصیدے کو پسند فرماتے ہوئے نہ صرف صاحب قصیدہ کو تمام جسمانی بیماریوں سے شفا عطا کی بلکہ اپنے نعت خوانوں میں انہیں ممتاز و منفرد مقام بھی بخشا۔

عاشقان مصطفیٰ نے ہر دور میں اسے حرز جان بنایا، ہر محفل و مجلس میں حصول برکت کے لئے اس قصیدے کا ورد کیا۔ اس قصیدے کے وسیلے سے اپنے تمام مصائب و آلام کے دفع کے لئے دعائیں کیں۔ جمعیت اشاعت اہلسنت اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت قصیدہ بردہ شریف بمعہ اردو، فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہی ہے اور ساتھ ہی علامہ ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ کی تصنیف "شرح قصیدہ بردہ شریف" (طیب الوردۃ) سے سبب تالیف قصیدہ، وجہ تسمیہ قصیدہ بردہ شریف، آداب قرأت قصیدہ و حالات صاحب قصیدہ بردہ بھی کتاب میں نقل کئے گئے ہیں تاکہ عوام الناس کے دلوں میں موجود حسود پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شمع کو مزید فروزاں کیا جائے اور قارئین کرام اس قصیدہ کو پڑھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ محفوظ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جمعیت کی اس سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکپائے وقار الدین علیہ الرحمۃ

محمد عرفان وقاری



## سبب تالیف قصیدہ

ناظم القصیدہ علامہ شرف الدین محمد بوسیری مصری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے ایک قریہ بوسیر کے رئیس اعظم اور علوم عربیہ کے متبحر عالم فصاحت و بلاغت میں ایسے مشہور و معروف فرد تھے کہ آپ کے زمانہ میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ اور علماء عصر میں ایک مشہور آفاق ادیب۔

ابتداءً عمر میں آپ اپنی خداداد قابلیت اور تبحر علم کی وجہ سے سلاطین اسلامیہ کے مقرب و محبوب عنصر رہے۔ آپ سلاطین و اُمراء کی منقبت اور قصیدہ گوئی میں خاص طور پر حصہ لیتے۔ اور اُن کے اعداد کی ہجو میں رجحان اور قصائد لکھا کرتے تھے۔

ایک روز آپ دربار سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک بزرگ بیٹے اور انہوں نے علامہ بوسیریؒ سے سوال کیا کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کبھی خواب میں بھی زیارت کی یا نہیں؟ آپ نے عرض کیا۔ میں آج تک حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا۔ پھر علامہ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد سے میرے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اتنا متاثر ہوا کہ میں اپنے دل میں سوا اس محبت کے اور کچھ محسوس نہ کرتا تھا۔

گھر آکر جو سوچا تو اسی شب مجھے جمال جہاں آراؒ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے حضور کو جماعت صحابہ کے ساتھ اس شان سے دیکھا جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل کو اُس ہستی مقدس کی محبت سے مملو اور زیارت بابرکت کے سرور سے غفلت و سرور پایا۔ اس کے بعد ایک ساعت کے لئے اُس نور مجسم کی محبت مجھ سے علیحدہ نہ ہوئی۔ اور غفلت و محبت و سرور میں میں نے چند قصیدے لکھے۔ چنانچہ قصیدہ مضمر یہ اور ہمزہ یہ اسی زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں۔

اُس کے بعد ایک روز اپنا تک مجھے فالج پڑا۔ اور میرا نصف حصہ بے حس ہو گیا۔ اس مصیبت کی حالت میں میرے منیر نے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور کی مدحت میں لکھوں۔ اور اُس کے ذریعہ اُس باب الشفا سے اپنے لئے شفا طلب کر دوں چنانچہ اسی حالت میں میں نے اس قصیدہ مبارک کو لکھا۔

۱  
ایمان ریح صبا کہیں و اطرب العیسٰی حاوی العیسٰی بالغم تر گویا یہ مختلف مضامین ثوب عشق و  
محبت پر خطیں۔ اس بنا پر اس قصیدہ مبارکہ کا نام قصیدہ بردہ رکھا گیا۔

۲۔ بعض نے کہا کہ بردہ ایک اسم ہے جس سے ٹھنڈک حاصل کی جائے اور اس کا ماخذ  
برد ہے جس کے معنی سودا، سوداگران اور راست کردن کے ہیں۔ تو چونکہ اس قصیدہ مبارکہ  
کے الفاظ حسود زوائد سے مصرون، لوازمات شاعری سے مزین ہیں۔ اور اس کے پڑھنے سے  
قلب میں برودت اور صفائی پیدا ہوتی ہے۔ بنا بریں اسے قصیدہ بردہ کہا گیا۔

۳۔ اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ بردہ ماخوذ برد سے ہو۔ یعنی قریح و تفتیش اور طاعت  
بالخیر جیسے عرب میں کہتے ہیں۔ بَرَدًا مَرَدًا یعنی صلح و حسن۔ تو چونکہ یہ قصیدہ مبارکہ  
حصولِ منار و روح اور بسبب راحتِ قلب قاری ہے۔ اس لئے اسے بردہ کہا گیا۔

۴۔ چونکہ وجہ میں لکھتے ہیں۔ قیل التی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ  
البراءۃ فی النوم عند سماع القسیدۃ فغوی لساعۃ۔ یعنی کہا جاتا ہے کہ جب یہ  
قصیدہ خواب میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور کو سنایا۔ تو حضور نے اپنی بردیمان اُن پر  
ڈال کر علی الفراء آپ کو صحت کا ملکہ حاصل ہو گئی۔

۵۔ اور شرح شیخ محمد بن محمد بن مصطفیٰ المعروف بہ شیخ زادہ میں اس طرح ہے۔ ثم  
قنت رسول البردۃ من الحضرة المشہورۃ و حکایۃ ما شوہد من  
آثر بردۃ تہانی الکتب مسطورۃ و اشتہار شانہا العجیب عند جماہیر الانام  
اختانی من الکفار فی سنہا و اطالۃ الکلام۔ یعنی قصیدہ بردیمان عطا ہونے کا دربار رسالت  
سے مشہور و معروف ہے۔ اور حکایات عجائب و غرائب اس قصیدہ کے کتابوں میں مسطور ہیں۔ اور  
شہرت جماہیر انام میں اس قصیدہ کی اس قدر ہے کہ اُس نے ہمیں اس کے فضائل زیادہ بیان  
کرنے سے مستغنی کر دیا۔ اور اطالۃ کلام سے بچا لیا۔

۶۔ علامہ ازہر عطر الورودہ میں سعد الدین الفارقی کی آئینہ چشم میں پریشانی لکھتے ہوئے  
لکھا ہے فذاتی المنام قائلاً له امض الی الساحب بھا و الدین و خذ منہ



## وجہ تسمیہ قصیدۃ البردہ

فالج سے سخت آشرب چشم کی شدت سے نجات، اور ملکی دینی دنیوی کی مہمات کا حل  
 تراں کی برکت سے ظاہر ہے۔ جیسا کہ عرض ہو چکا۔ اس بنا پر صاحب عظمیٰ اللہ اللہ نے لکھا ہے۔  
 "ان البردۃ الثوب المخطط کما فی القاموس والناظم قدس سرہ  
 یدکر فیہا البضامین المختلفۃ فآرۃ یدکر الصباۃ ولوازمہا من  
 الاشواق والاحزان ومردۃ یتجدد من نفسه نخطباً ویمجاورۃ عتاباً و  
 یخاطبہ سوالاً وجواباً وطوساً ليعترف بالتقصیر وليعتذر عنه وحينئذ  
 یحذر عن مکائد النفس ولیظ الناس وساعۃ یتشبث بالرجاء ولیستغیث و  
 یتشفع بہ صلی اللہ علیہ وسلم ووقایۃ یدخہ علیہ السلام ولیشرح کمالاتہ  
 الذاتیۃ والاکتسبۃ ویمین معجزاتہ الظاہرۃ الباہرۃ ویدکر فضائل  
 اصحابہ بالتمییز الی غیر ذلک فکانہ لکل مضمون لون عجیب فائق لیشبہ  
 کل مضمون بمخطط حسن الھیئۃ الرائق فتناجعت القصیدۃ ببردۃ مخطوطۃ فسمیت  
 بہا۔"

خلاصہ یہ کہ لغت میں بردہ دعا یا ذکر کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس قصیدہ میں ناظم فہم  
 نے مختلف مضامین کی آرائش کی ہے۔ کہیں بادشاہ سے مخاطبہ، کہیں انبیا، شوق و ذوق کہیں  
 غم و ہجر کی داستان، کہیں تنہائی کا شکوہ، کہیں نفس امارہ پر عتاب، کہیں مدعی مدعا علیہ کے سوال  
 و جواب، کہیں اعتراف قصور، کہیں عذر خواہی، کہیں نفس کے معزول سے ڈرانا، کہیں عوام  
 و قبائل میں کوہ عظم سنانا، کہیں دربار رسالت میں استغاثہ، کہیں سرکارِ مدینہ کے حضور میں استشفاع۔  
 کہیں مدحتِ مناعت، کہیں شرح کمالات، کہیں انبیا، معجزات، کہیں فضیلت صحابہ، کہیں تاریخِ عنایت

لے یہ آفری شرح قصیدہ بردہ شریف کا جس کا ترجمہ ہے۔ تیری رحمتیں نازل ہوتی ہیں جب تک بادشاہ اپنا  
 کبریا اور غت بان کی مٹاؤں کو ملائی رہے جب تک اونٹوں کو شتر بان اپنے ٹھنوں سے مست کرتا رہے ۱۲۔

بہاؤ الدین کے پاس جا۔ اور بردہ کے کمر آنکھوں سے لگا۔ ابھی صحت یاب ہو بنائے گا۔

فجاء الی صاحب وقص علیہ ما رآی فقال ما عندی شیئی یقال لہ البردۃ و  
الناعندی مدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستشفی بہا فاخرجہ ووضعہا  
علی عینیہ وقرء وھو جالس فشفاہ اللہ تعالیٰ من السمد لوقتہ تو سعد الدین اپنے ماکم  
بہاؤ الدین کے پاس آئے اور خواب بیان کیا۔ بہاؤ الدین وزیر نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی ایسی  
شے نہیں۔ جسے بردہ کہا جاتا ہے مگر ایک نعت حضور کی ایسی مقبول ہے کہ اُس سے اللہ  
مرضیوں کو شفا دیتا ہے اور وہ قصیدہ نکال کر اُن کی آنکھوں سے لگایا اور سنایا۔ اُسی وقت  
خدا نے صحت عطا فرمائی۔ اقول وبالله التوفیق۔

اس واقعہ سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اس قصیدہ مبارک کا نام بردہ تو عالم ارواح میں ادلیا  
سوگلا کے اندر مشہور تھا۔ لیکن بہاؤ الدین وزیر کو اس کا علم اس سے زائد نہ تھا کہ وہ اس قصیدہ  
کو نعت شریف جانتے تھے۔

بہر حال قصیدہ شریف کا نام قصیدہ بردہ پانچ توجیہات سے تو جہاں مناسب معلوم ہوتا  
ہے۔ اور شیخ زادہ کے قول کے مطابق یہی نام مشہور و معروف ہے۔

عام اس سے کہ رد امبارک عطا کی گئی ہو۔ یا مناسبت مضمون کے اعتبار سے ہی اس نام  
سے مستی ہوا ہو۔ بہر حال یہ قصیدہ قصیدہ بردہ شریف کے نام سے مشہور ہے۔

اور قصیدہ کی پسندیدگی پر عطار بردیمانی بعد از عطار بھی نہیں۔ اس لئے کہ قصیدہ بابت  
سبب واجب حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد بارگاہ رسالت میں  
بزم غزوہ تفسیرات پیش کیا اور دربار رسالت میں سنا شروع کیا تو جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ اس شعر پڑھے

إِنَّ الرَّسُولَ لَكَيْفٌ يُسْتَضَاوَبُ

مَهْنَدٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ مَسْلُوبُ !

یعنی ہمارے حضور یقیناً برمنہ تلوار میں۔ اور اس کی چمک سے نور ہدایت عالم میں عام  
پھیل رہا ہے۔

تو حضور نے بردیمانی کعب کو عطا فرمائی۔



ایک روایت میں ہے کہ حضرت کعب نے مہند من سیوف الہند مسلول کہا تھا اس لئے کہ ہندوستان کے لوہے کی تلواریں عرب میں بہت مشہور تھیں۔ تو حضور نے سیوف الہند کی جگہ سیوف اللہ فرما کر اصلاح کی۔ اور یہ چادر ایک مدت تک آپ کے گھرانے میں تبرگ رہی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس ردار مبارک کو دس ہزار درم میں لینا چاہا مگر حضرت کعب نے عطا بردار کے بدلے درم دینا پسند نہ کئے۔ آخرش وثار کعب سے بعد وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تین ہزار درم کو خرید لیا۔ اور ان کے بعد خاندان عباسیہ میں بھی یہ تبرگ رہی۔ اور تاجپوشی کے وقت خلیفہ کے شانوں پر ڈال باقی تھی۔ پھر فتنہ تاتاریہ میں یہ چادر شریف مفقود ہو گئی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قصیدہ کی بخششوں میں دربار رسالت سے عطا ردار ہوتی ہے اور بوسیہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اگر عطا ہوتی ہو۔ تو تعجب نہیں۔ لہذا قصیدہ بردہ کا نام رداؤ بردیمان سے متنب ہونا صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## آداب قرأت قصیدہ مبارکہ

اول ایک نکتہ عجیبہ مرکوز خاطر ہے۔ کہ اس قصیدہ مبارک کی ابتداء میں ایک بشارت خاص ہے۔ اور انتقام قصیدہ میں اس بشارت کا نتیجہ ہے جو بزبان مال بتا رہا ہے کہ اس قصیدہ کا لازم ہمیشہ امن میں رہ کر فرح و طرب کے قلعہ حصین میں محفوظ رہے گا۔ چنانچہ آمین تذکرہ چیزانِ بیدنی سلم میں آمینت نکلتا ہے۔ جس کے معنی میں قرآن میں آگیا۔ اور قصیدہ میں ہے۔ وَأَطَّابُ الْعَيْنِ حَادِي الْعَيْنِ بِالْغَنَمِ تَرَانِ دَامَانَ كَانِتَبْ طرب و فرحت ہے۔ گویا قصیدہ مبارک آمینت شروع کرنے والے کو کونا کو ختم پر خیریت کی بشارت عطا دیتا ہے۔

یہ مضمون قصیدہ بردہ کے پہلے اور آخری مشکاشرح میں صاحبِ خط اور وہ نے بھی درج کیا ہے ۱۲



اس قصیدہ مبارکہ کے آداب تلاوت میں اوحید العلماء الاعلام و مفرد العظام  
 الفخام الانسان الكامل الجہیز الفاضل ذو النسب الرفیع السامی صاحب الادب  
 البدیع النامی قاموس البلاغة والفصاحة ونبواش الافہام السید عمر لندی  
 مفتی مدینہ خربوت و مفید الحکام صحیح الاحکام فرماتے اور فتویٰ دیتے ہیں۔ کہ  
 اس قصیدہ کے پڑھنے میں چند شروط و آداب کا لحاظ لازمی ہے۔ ورنہ اگر نتیجہ میں فائدہ نہ ظاہر  
 ہو تو قصیدہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اس کو محمول کرے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ امام  
 غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے۔ تاکہ اس کی برکت سے زیارت ہو سکے  
 ابد قرار ملے اللہ علیہ وسلم حاصل کریں۔ ایک مدت تک پڑھا۔ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوئے تو  
 انہوں نے اپنے شیخ کمال کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے۔ آپ نے جواب دیا۔  
 لعنک لا تراعی شرا الطہار غزنوی شاید تو اس کی شرائط کی رعایت نہیں کرتا علامہ غزنوی  
 نے عرض کیا لابل لہا اعیہا۔ نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ فراق  
 الشیخ تو ان کے شیخ نے مراقبہ کیا۔ اور فرمایا۔ وقفت علی سرہ وھوانک لا تقص بالصلوۃ

القی صلی بہا الامام البوصیری اذھو یصلی علیہ علیہ السلام بقولہ  
 مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
 غزنوی زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے۔ وہ معلوم ہو گیا۔ وہ یہ ہے کہ تم وہ درود نہیں  
 پڑھتے جو امام بوصیری نے حضور پر اس قصیدہ کو سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ درود یہ ہے  
 مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
 اور اس قصیدہ میں اس درود کا پڑھنا ہی خاص سر ہے۔ اس کے سوا اور کوئی درود نہ ہو  
 چنانچہ شرائط قرأت میں اول یہ ہے کہ

۱) با وضو ہو۔

۲) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر پڑھے۔

۳) تسبیح الفاظ میں خاص کوشش کرے اور زیر زبر کا لحاظ رکھے۔

۴) جو شعر پڑھے۔ اُس کے معنی کو سمجھتا ہو اس لئے کہ دُعا کے لفظوں کو اگر نہ سمجھتا ہو۔ تو اس



کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔ جیسا کہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ حزب الاعظم میں فرمایا:-

تَعْلِيْقٌ بِحِفْظِ مَبَانِيهِ وَالتَّامِلُ فِي مَعَانِيهِ

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھا جائے نہ کہ شرکی طرز پر۔

(۶) تمام قصیدہ اول حفظ ہو۔ پھر معمولاً پڑھے

(۷) جو اس کی فرات کرے۔ اور درود بنائے۔ وہ پہلے اجازت کسی ماذون سے حاصل کرے۔

(۸) قصیدہ کے اول اور آخر میں مخصوص وہ درود پڑھا جائے جو امام بوسیری رحمۃ اللہ علیہ

نے سرکار والا میں پڑھا تھا یعنی

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

یہ شرائط علامۃ الفہام امام بوسیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کے شارح شیخ خرلوتی مفتی مدینہ خرلوت نے اپنی شرح میں نقل فرمائیں اور صاحب الشوارد الفزہ نے سلسلہ مہر و رویہ کے قاعدہ کے تحت طریق تلاوت یوں لکھا ہے کہ مجھ کو اپنے والد ماجد میر سید علی بخاری مہر و روی علیہ الرحمۃ سے اس کی اجازت ہے۔ طریق تلاوت یوں لکھا ہے کہ:-

(۱) جس دن شروع کرنا ہو۔ حسب مقدمہ و ر ایک یا چند مختار جوں کو کھانا کھلائیں۔ اور کھانا شیریں نمکین دو طرح کا ہونا چاہیے۔ اول اُس کھانے پر حضور کی وساطت سے مصنف قصیدہ کی فاتحہ ہو۔

(۲) صاف اور خوشبودار لباس پہن کر قصیدہ شروع کیا جائے۔

(۳) جس شعر میں حضور کا نام نہ آئے اُس کی تین باتکرار کی جائے اور درود پڑھا جائے۔

(۴) وقت معین پر روزانہ کا درود پڑھے۔

(۵) مقدمت ہو تو ہر ماہ کے آغاز میں طریق مذکور پر کھانا کھلایا جائے۔

(۶) قصیدہ شروع کرنے سے اول یہ درود شریف پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلًّا دُنْيَا وَمِلًّا اٰخِرَةً وَبَاِسَاطٍ  
عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلًّا دُنْيَا وَمِلًّا اٰخِرَةً وَاسْحَمْ سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا

مِنْ الدُّنْيَا وَمِلَأِ الْآخِرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ  
 يَا جَادُ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَنَدَ  
 مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ يَا دُخْرَ مَنْ لَا دُخْرَ لَهُ يَا حِمَاةَ الضُّعَفَاءِ يَا كَفْرَ الْفُقَرَاءِ  
 يَا عَظِيمَ النَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلَكِ يَا مُجِيَّ الْغَدْرِ يَا مُحْسِنُ يَا مُجِيبُ  
 يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُبِيرُ أَنْتَ الَّذِي تَسْجُدُ لَكَ الْمَلَائِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَرُوحُ  
 النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَخَفِيفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَلُزُورُ الْقَبْرِ يَا اللَّهُ  
 أَنْتَ اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
 وَرَسُولِكَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ وَأَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا وَالْوَسِيلَةَ  
 وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْدَّرَجَةَ الذَّرِيعَةَ اللَّهُمَّ عَظُمَ بَرَاهَنُهُ وَأَفْجَمَ  
 حُجَّتُهُ وَأَبْلَغَ مَمَازِلُهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَأُمَّتِهِ -

(الحمد قصیدہ ختم کر کے یہ دعا پڑھ کر ہی جائے :-

اللَّهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاكْفِنِي بِرُكْنِكَ الَّذِي  
 لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَى فَلَا أَهْلِكَ وَأَنْتَ رَجَائِي فَكُنْ  
 مِنْ نِعْمَةِ النِّعَمَاتِ بِهَا عَلَى قَلِّ لَكَ بِهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ  
 ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلِّ لَكَ بِهَا صَبْرِي فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَهُ نِعْمَتُهُ شُكْرِي فَلَمْ  
 يَحْدِثْهُ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَهُ بَلِيَّةٌ صَبْرِي فَلَمْ يَحْزَنْهُ وَيَا مَنْ رَأَى  
 عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِي يَا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي لَا يَنْقُصُنِي أَبَدًا وَيَا  
 ذَا النِّعَمَاءِ الَّتِي لَا تَحْصِي أَبَدًا أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ  
 عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبِكَ أَدْرَعُنِي نَحْوَرُ الْأَعْدَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعِلَانِيَّتِي فَأَقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي  
 فَأَعْطِنِي سَوْلى وَتَعْلَمُ مَا لِي نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي آمِينَ بِرَحْمَتِكَ  
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞



منتخب اشعار قصیدہ بُردہ برائے حصول مرام

ہدایت خواندن شعر برائے حصول مرام

۱۱۔ مندرجہ ذیل اشعار میں سے جو شعر بڑھا جائے۔ اُس کے اول آفریقن باریہ ورور و

مشریف ضرور پڑھا جائے۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

(۲) جو شعر پڑھا جائے۔ اس کی زیر زیر اور صحت الفاظ کا خاص لحاظ رکھا جائے۔

(۱۳) خشوع و خضوع سے با وضو و یقینہ بیٹھ کر رکھنا جائز ہے۔

۴۰، اول کچھ فاتحہ بتو سنا کر صلی اللہ علیہ وسلم امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی یہو۔

خواص از شرح غرلوقی

مُغْفِ قَلْبٍ وَغُلِّقْنِي وَتَنَاقُصْ لِي فِي شِعْرِ مَبَارِكِ حُرُوفِ مَقْطَعَاتِ مِثْلِ مِثْبَبٍ بِرُكْبَةٍ  
 كَرُكْهَاتٍ مِثْلِ - چند روز کھلانے سے صحت ہو گی۔ اور اگر بیشک کے برتن پر شعر لکھا جائے اور دھو کر  
 پیلا یا پائے تو ضیقِ النفس کو عجیب الاثر ہے۔ ۷

لَوْلَا الْهُدَى لَضَلُّوا عَلَى الْهَلِكِ وَلَا آتَيْنَا لَئِكَ الْبَيَانَ وَالْعَلَمَ

تثنیہ  
حروف مقطعات کہنے کے یہ معنی ہیں کہ مرکب حروف کو علامہ علامہ لکھا جائے جب

طریقہ ذیل :-

لؤلؤ الاله وی لم ت سرق دم ع اعل اطل ل - ول الهی ق ت ل ذک سر  
ال ب ان وال عل م +

خواص ایضاً منہ

برائے فقہاء عامیات و حصول مرادات تین باریہ شعر بطحہ کر کام شروع کرے۔ انشاء اللہ

ماجبت و مقصد پورا ہو۔

كَيْفَ تُكْرِخُبًا بَعْدَ مَا سَقَدَتْ بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمِيعِ وَالسَّقَمِ

خواص ایضاً منہ

۱۱) اگر اپنی بیوی کی طرف سے کسی راز مخفی کا دہم ہو۔ تو اس شعر کو لیوں کے پتے پر لکھ کر جب کوہ سوہمی ہو۔ اس کے سینہ پر رکھ دیں لیکن یہ خیال رہے کہ باتیں چھاتی پر لکھیں تو وہ برے ہوئے سب کچھ ظاہر کر دے گی۔

۱۲) اور اگر کسی پرچوری کا شبہ ہو تو شعر مذکور سینہ تک کی زنجی ہوئی کمال پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور اس سے سوال کرے۔ وہ دہشت زدہ ہو کر علی الفور اقرار جرم کرے گا۔  
بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى۔

لَعَمْرُؤِ سَرَى طَيْفٍ مِّنْ أَهْوَايَ قَادَرْتَنِي وَالْحُبُّ يُغَيِّرُ مِنَ الذِّذَاتِ بِأَلَا كَمْ

خواص ایضاً منہ

برائے مقہوری اعداء گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمامہ کے اندر رکھے۔ اور پیشانی کی طرف یہ شعر رہے۔ انشاء اللہ دشمن ذلیل ہو۔ اور خود اس کے شر سے محفوظ رہے۔  
مَحْضَتِي النَّصْبُ لَكِنْ كُنْتُ أَسْتَعْنِي إِنَّ الْحُبَّ عَنِ الْعُزَالِ بِي صَمَمِ  
خواص ایضاً منہ

برائے مقہوری اعداء گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمامہ میں اس طرح رکھے کہ پیشانی کی طرف یہ نقش رہے۔ انشاء اللہ شرعد سے محفوظ و مصون رہے گا۔ اور اگر مطالعہ کتب سے جی گہرائے اور مضمون کتاب سمجھ میں نہ آئے تو یہ شعر ایک سو انیس بار پڑھ کر مطالعہ کرے۔  
انشاء اللہ کتاب حل ہوگی۔

وَأَسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدْ امْتَلَأَتْ مِنَ الْمَحَارِمِ وَالذَّمِّ حَمِيَّةَ الشَّدَمِ

خواص ایضاً منہ

مصر علی العیسیٰ کی اصلاح کے لئے یہ عمل عجیب الاثر ہے۔ مندرجہ ذیل شعرا ایک کاغذ پر بعد نماز جمعہ لکھ کر گلاب کے عرق سے دھو کر پلائیں۔ اور اسی جگہ روایتاً پٹھائیں اور شروع و



منصرع سے بارگاہ الہی میں دُعا و توفیقِ قربۃ النور کرائیں۔ عصر و مغرب وہاں ہی پڑھی جائے۔  
عشاء تک اسی طرح صلوٰۃ و سلام بخوشی و حضور پڑھا جائے۔ قرآن شریف اللہ ہر قسم کے کبار سے

محفوظ رہے ۛ

وَلَا يُلْطَعُ مِنْهُنَّ خَفْصًا وَلَا حَكَمًا فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَفِيمِ وَالْحَكِيمِ  
خواص الیضامنہ

برائے عبادتِ دینی و دنیوی یہ بیت مبارک ایک مجلس میں ایک ہزار ایک مرتبہ بعد ازل  
آخر درود و قصیدہ گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ انشاء اللہ ایک ہی مجلس کے پڑھنے سے مراد پوری ہو۔  
اور اگر اتنی مقدار نہ پڑھ سکے تو میرا تجربہ ہے کہ ہر وقت پڑھتا رہے۔ تو بھی اس کی برکات  
سے محروم نہیں رہتا۔ بفضلہ تعالیٰ مراد پوری ہوتی ہے ۛ

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَدْعُو شَفَاعَتُهُ يَكْفِي هَوْلَ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمًا  
خواص الیضامنہ

برائے آسانی شکرِ موت بالینِ مریض پڑھیں۔ اگر وقت پورا ہو چکا ہے۔ موت  
آسانی سے ہوگی۔ ورنہ شفا و عاملِ ماضی ہو۔ ۛ

لَوْ نَا سَبَبْتُ قَدْ رَأَى آيَاتُهُ عِظَمًا أَخِي اسْمُهُ حِينَ يُدْعَى دَارِ سَ الزَّمَمِ  
خواص الیضامنہ

جنگل یا آبادی میں جب کہ وحش و سباع کا خطرہ ہو۔ تو یہ شعریات بار بار نو بار پڑھ کر اپنے  
گردنِ پشتِ پیادہ سے حصار کر لے۔ انشاء اللہ دائرہ کے اندر وہ وحش داخل نہ ہو سکے گا بلکہ  
اگر سبھی مزاج کا انسان بھی ہوگا۔ تو اس سے بھی محفوظ رہے ۛ

وَقَايَةُ اللَّهِ أَعْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأَطْمِ  
خواص الیضامنہ

سفر میں جلتے ہوئے یہ بیت مبارک ایک کاغذ پر لکھ کر پہلا مصرع اپنے گھر میں رکھ دے۔

اور دوسرا مصرع اپنے ساتھ سفر میں لے جائے۔ اِنَّ الشَّارَءَ لَشَافِئٌ لِّكَرْهٍ اِلَيْسَ آتِیَہ  
مَا سَاَمَنَی الدَّهْرُ حَتَّمَا دَا سَتَجِدُ رُیَہ اِلَّا وَنَلْتَ جَوَاسِرَ اَقْنُہُ لَمْ یُضْم  
خواص الصائمہ

اگر کسی عورت نے مرد کو باندھ دیا ہو۔ یعنی اُس کے سوا کسی سے مجامعت کے قابل نہ ہو سکتا  
ہو۔ تو تین انڈے مرغ کے جوش دے کر پھیلے اور دو انڈوں پر صرف مہملہ میں پہلا مصرع اس  
طرح لکھے۔ کہ دونوں انڈوں کے پیاروں طرف صرف پُر ہو جائیں۔ اور دوسرا مصرع تیسرے  
انڈے پر اسی طرح لکھ کر پہلے مصرع کے دونوں انڈے خود کھالے۔ اور تیسرا انڈا عورت کو کھلا  
دے۔ اِنَّ الشَّارَءَ لَشَافِئٌ لِّكَرْهٍ اِلَيْسَ آتِیَہ اور دوسرا مصرع لکھا۔  
وَبِئْسَ تَزَوُّجٌ اِلٰی اَنْ یُّنَلْتَ مَنَزِلَہٗ مِنْ قَابِ تَوَسَّیْنِ لَمْ تَنْدَکْ وَلَمْ تُنَزَّم

یہ اشعار تو وہ ہیں جو علامہ ضرلوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح میں خاص طور پر بیان فرمائے  
اب وہ اشعار نذر ناظرین ہیں جو ہمارے ابدال و کرام سے ہمارے خاندان میں عملاً معمول ہیں۔  
وباللہ التوفیق۔

### خواص

اَمِنْ تَذَكُّرٍ خَيْرٍ اِنْ سَے فَمَا نَعِيَّتُكَ اِنْ قُلْتَ تَمَكِّتِیْنِ شَعْرَہُوتے ہیں۔  
ان تینوں اشعار کو اگر شیشہ کے برتن پر لکھ کر مینہ کے پانی سے اُس جانور کو پلایا  
جائے جو تابعِ فرمان نہ ہو۔ تو عمل الفور متبع ہو جائے۔  
اور اگر یہ تینوں شعر ہرن کی جھلی پر لکھ کر گنت والے کے بازو پر باندھ دیں تو رکاکت  
لسانی دور ہو۔ اور لعون اللہ تعالیٰ فیصح اللسان ہو جائے۔

### خواص بیت

جن شخص کے دل میں حُزن و ملال یا تنگی ہو۔ اور کدرد رہتا ہو۔ اُسے یہ بیت مبارک صرف  
مقطع میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ اِنَّ الشَّارَءَ لَشَافِئٌ لِّكَرْهٍ اِلَيْسَ آتِیَہ اور اگر شیشہ پر لکھ کر دھو کر پلا دیں  
تو بھی مفید ہوگا۔ لیکن تلافی یعنی سیب پر لکھ کر دونا زبا وہ مفید ہے۔



۵ فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ  
 بِمُحَمَّدٍ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْعَالَيْنِ  
 بِمِ عَلَيْهِكَ عُدُولُ الدَّمِ وَالنَّعَمِ  
 وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُدُوبِ مَنْ عَجَمِ  
 یہ بیت مبارک ہر قسم کے آسیب زدہ نہ پڑھ کر دم کریں اور چینی پر لکھ کر پلا میں قریب  
 زمیں شفا حاصل ہو۔ بلکہ اس کا تعویذ لکھ کر کھلے میں باندھ دیں۔

---

## صاحبِ قصیدہ بُردہ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

عشقِ مصطفیٰ اور نعت گوئی سرکارِ دو عالم جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
کی ذاتِ اقدس سے اظہارِ محبت و عقیدت مسلمانوں کا جزوِ ایمان ہے۔  
صحابہ کرام اور صالحین اُمتِ اہلِ بدیعِ نبوت سے سرشار تھے اور یہی چیز ان کے لئے مایہِ مدائنِ رہی۔  
اُمتِ مسلمہ کے شاہِ دُگدا کے درجیات و مراتب کا معیار بھی محبتِ رسول ہی رہا ہے۔ عملِ بالقرآن، اتباعِ  
سُنّتِ رسول، صلوة و سلام، نعت و منقبتِ اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ اور عاشقانِ رسول  
اسی متابعِ عزیز کے سہاے کائناتِ ادنیٰ پر چھائے رہے۔

آئمہ عشقِ مصطفیٰ سامانِ اوست!      بجز و بُردہ گوشہِ دایانِ اوست!

محبتِ رسول ہی وہ بندِ برہے جس کی بدولت شرقی و غربی، مہجی و عربی، رومی و شاہی، گورے  
اور کالے شاہِ دُگدا مدحتِ سراۓ رسول ہوئے۔ سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھے والوں میں سے نعت  
خوانانِ رسول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔ عالمِ اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں میں مدحتِ سراۓ رسول پڑے  
بندِ وارفع مقام پر فائز ہے۔ عربی زبان میں نعتِ رسول کا گراں قدر ذخیرہ موجود ہے۔ فارسی، اردو و  
نعتیہ اشعار کا بجز ذخیرہ موجود ہے۔

قصیدہ بُردہ حضرت تھان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے لیکر علامہ بوصیری صاحبِ قصیدہ بُردہ  
کے عہد تک (۱۹۰۵ء تا ۱۹۹۵ء) ہزاروں قصائد لکھے گئے جو سرکارِ دو عالم کے خاص  
سے پڑھیں۔ مگر علامہ بوصیری کے قصیدہ بُردہ کو جس خاص شہرت سے نوازا گیا ہے۔ وہ حضرت بوصیری  
کا ہی حصہ ہے اس قصیدہ کو خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبِ قصیدہ کی زبانِ غالب میں  
سُنا۔ چاندِ انعام میں بخشی۔ یعنی اور روحانی بیماریوں سے نجات دی۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اپنے  
نعت خوانوں میں مقرر اور ممتاز مقام بخشا۔ رسالت کا وہ کونسا پروانہ ہے جو بوصیری کی زبان  
سے کہا ہوا قصیدہ نہیں پڑتا۔

مشائخ، علماء اور مونیانے اسے ہر دور میں حرمِ جان بنایا، ہر جلس میں پڑھا، ایک بار نہیں۔  
ہزار بار پڑھا۔ لاکھوں سالین اُمتِ اہلِ بدیعِ نبوت سے پڑھتے پڑھتے بارگاہِ نبوت میں باریاب



ہونے اور حقیقت یہ ہے کہ اس تاریخ ساز قصیدہ نے جہاں عاشقانِ رسول کو ایک مقبول و مرغوب  
 رومانی غذائی دواں صاحبِ قصیدہ کو آسمانِ شہرت کی ان بلندیوں پر پہنچا دیا جہاں بہت کم لوگوں  
 کی رسائی ہوتی ہے۔

**علامہ بوصیری** [محمد بن سعید المعروف بہ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ یکم شوال ۶۰۰ھ (۲۰ مایہ  
 ۱۲۱۳م) مصر میں ایک قصیدہ دلاں میں پیدا ہوئے۔ آپ قبیلہ منہاجہ سے تعلق رکھتے  
 تھے۔ بچا دہر ہے کہ عرب کے بعض تذکرہ نگار آپ کو منہاجی اور مقامِ ولادت کی وجہ سے دلاسی  
 اور مقامِ سکونت کی وجہ سے بوصیری کہتے آئے ہیں۔ آپ نے تیرہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کیا  
 اور دیگر اسلامی علوم میں مہارت حاصل کر کے ایک گونہ کمال حاصل کر لیا۔ آپ کے کلام میں جن  
 اصطلاحات اور تعلیمات کا تذکرہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علمِ حدیث، تفسیر، منہاجی اور  
 علمِ کلام میں پوری پوری صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ علمِ ادب، بزمِ بیان اور صرف و نحو میں شائق  
 دکائی دیتے ہیں۔ آپ کا مجموعہ کلام دیوانِ بوصیری مصر میں کئی بار چھپا۔ انگریزی اور برصغریٰ میں اس کے  
 تراجم ہوئے۔ یہ دیوان آپ کی قاعدہ الکامی پر شاہِ عادل ہے۔ اہل علم نے آپ کے شاعرانہ کلام  
 اور ادبی مقام پر دو تحفین پیش کی ہے۔ شیخ الاسلام علامہ سیوطی، علامہ ابن العنابدی، ابنِ شاکر  
 لکھی، پطرس بستانی (صاحبِ ادب و العرب)، ابنِ سید الناس (حضرت بوصیری کے شاگرد) جیسے حضرات  
 نے بڑی فراخ دلی سے آپ کے کمالات علمی کا اعتراف کیا ہے۔ مستشرقین میں سے نکلسن اور آبرٹی  
 بھی آپ کی جلالتِ شان کے قائل ہیں۔

**بیعت** آپ تصوف میں حضرت ابو العباس احمد المرسی (م ۶۸۶ھ) کے مرید تھے۔ اور آپ  
 سے ہی روحانی مقامات ملے گئے۔ آپ اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق فکر  
 معاش کو دور کرنے کے لئے دیرِ زین الدین یعقوب بن زبیر کے شاہی کاتب تھے۔ بعد ازاں  
 حقیقت و باروں تک رسائی حاصل کی عمر کا ایک عقد اسی بادیہ میں گزارنے کے بعد آپ نے  
 اپنے آپ کو شامِ خوانی رسول کے لئے وقف کر دیا۔ اور پھر کوئے حبیب سے عمرِ حیرت قدم باہر  
 کیا۔

علامہ البیہقی جس زمانہ میں پیدا ہوئے۔ مصر بڑے انقلابی دور سے گزر رہا تھا۔ سلطان  
 صلاح الدین ایوبی کا بھائی الملک العادل ابو بکر مصر و شام کا حکمران تھا۔ گمراہی کی وفات کے بعد

اربیوں میں غارتگی شروع ہو گئی اور یکے بعد دیگرے مختلف لوگ تخت نشین ہوتے رہے۔ ایران و توران، عباسیہ اور خوارزمیوں کی باہمی کشمکش کا میدان بنے ہوئے تھے۔ مصر و شام صلیبیوں کے حلقوں اور پھر باہمی آؤزیشوں کا نشانہ تھے۔ شمال سے تاتاری حملہ آور غلبت اسلام کو تھس تھس کر رہے تھے۔ ان حالات میں عالم اسلام پر جو کچھ گزری وہ علامہ ربو میری کی نظروں کے سامنے گزری۔ آپ دس سال تک بیت المقدس میں مصروف ریاضت و عبادت رہے۔ پھر سرزمین بجاڑ میں قیام پذیر ہوئے اور اپنے شیخ کے قدموں میں سکون کی دولت حاصل کرتے رہے۔

**بو میری کے عہد میں مسلمانوں کی حالت**  
 پروفیسر نکلسن نے آپ کے عہد کو شاندار تاریخ کا الزاک انتظامیہ قرار دیا ہے۔ اگر سچ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد مسلمانوں کی ترک، منحل اور ایرانی سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ مگر غازیان اسلام کا ہر اول دستہ کہاں گیا جو مدینہ منورہ سے صلاۃ و سلام کی تازگی لے کر روانہ ہوا تھا۔ عرب کے وہ جہاں کن وادیوں میں کھو گئے جو شعلہ بامان زبان، برق پاش فصاحت اور آتش زمیہ پر تلواویں لے کر باطل پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ عرب کے وہ حدی خواں کہاں گئے جنہوں نے محوئے عرب سے نکل کر اسلام کے پرچم کو اپنے زمانہ کے تمدن ترین حلقوں میں لہرایا تھا، دنیا کے مزاج کو بدلا تھا، سوچنے کے انداز بدلے تھے، ذہن انسانی کو نئے افکار سے روشناس کیا تھا۔ بو میری کے زمانہ میں عہد رفتہ کی یہ عظمتیں عرب کے محرواؤں، غرناطہ کے سبزہ زاروں، اور نیل کی وادیوں میں بکھری دکھائی دیتی تھیں۔ انہی مدہم روشنیوں میں علم و ادب کا کارواں، لٹا لٹا کارواں شکست خوردہ قوم اور احساس شکست سے دبا ہوا قافلہ سرگرم سفر تھا۔ بے مقصد اور بے کسی نصب العین کے ایک معاشرہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس عہد کا ادب جس میں علامہ ربو میری کو زبان فصاحت و اگرنا پڑی ایک جوہری ادب تھا۔ ایک مایوس اور فطیت زدہ قوم کا ادب تھا، ایک لمبی برٹی تہذیب کا سجد بے جان تھا، سیاسی انحطاط، معاشی بد حالی اور ثقافتی بے راہ روی اس ادب کا خاصہ بن چکے تھے۔ شعراء پر جود تھا اگرچہ شاعر تھے۔ دیوان بھی مرتب ہوئے تھے، شعر بھی کہے جاتے تھے۔ لیکن غنیتی، مفری اور ابن الفارض سے اس دور کے شعراء کو کیا نجات تھی۔ بایں ہر علامہ ربو میری نے اس دور میں ایک اچھا ادب پارہ پیش کیا۔ جسے ہم قصیدہ بردہ



کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

قصیدہ بردہ کی مقبولیت | ناقدین نے اس قصیدہ عالیہ کی ادبی خوبیوں اور بعض مضمون

مضمونوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر فصل میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن و  
 نمائندہ کرائے انداز میں بیان کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عاشقانِ رسول کے لئے بڑا قابلِ فخر  
 سامانِ جمع کر دیا ہے۔ میلادِ پاک سے لیکر وصالِ مبارک تک آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں  
 کو بڑی محبت سے بیان کیا ہے۔ ۱۲۲ شعروں کا یہ قصیدہ مرتضیٰ اہلِ دل کی روحانی غذا بنا ہوا

ہے۔ ابتدائے کار سے لیکر آج تک اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے روحانی فائدوں کیلئے  
 استعمال کیا جاتا رہا ہے اور اس سے فیضان کی بارشیں حاصل ہوتی رہیں۔ خلیفہِ جان کر پڑھا جاتا  
 رہا۔ مقدس عبادت گاہوں کے درو دیوار اس کے اشعار سے مزین رہے۔ اور اب تک اہلِ اللہ  
 کی پاکیزہ مجالس میں اہتمام سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ شعرا نے اس قصیدہ پر ہزاروں تحفینیں لکھیں  
 سینکڑوں شریعتیں اور درجنوں تشبیہیں لکھیں۔ اگر ہم ان تمام شروح و تعلقات کی تفصیل  
 لکھیں تو ایک دفترِ درکار ہے تاہم قارئین کے ذوق کے لئے ہم ایک مختصر سا تذکرہ ان تعلقات  
 کا ذکر کرتے ہیں جنہیں ماہر کتابیاتِ ترکی عالم علامہ مُصطفیٰ بن عبد اللہ المعروف یہ ساجی خلیفہ و  
 کاتبِ مطبع نے اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف الظنون کی جلد دوم و مطبوعہ استنبول ۱۲۴۳ ع میں درج کیا ہے

اس کتاب میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان کی نگاہ میں عربی زبان میں  
 قصیدہ بردہ کی چالیس شریعتیں گزری ہیں جنہیں ہر دور کے معروف شعراء، ادياب، علماء اور موصوفاء  
 نے تالیف کر کے اپنے ذوق کا ثبوت دیا ہے۔ بیس تحفینیں، چودہ تسبیحیں (قصیدہ کے ہر شعر کے  
 پہلے مصرع کو لیکر اس کے ہم قافیہ و ردیف پانچ مصرعوں کے اضافہ کو تسبیح کہتے ہیں) نو تشبیہیں۔  
 (ہر شعر کے درمیان میں دو مصرعوں کا اضافہ تشبیہ کہلاتا ہے) اور کئی ایک تہلیلیں (ہر شعر کے نیچے  
 چند مصرعوں کے اضافہ کو تہلیل کہتے ہیں) اور سینکڑوں تحفینیں لکھی گئی ہیں۔ ان شعروں اور تحفینوں کے  
 علاوہ قصیدہ بردہ کے متعدد تراجم دنیا کی اکثر زبانوں میں کئے گئے۔ لاطینی، جرمنی، فرانسیسی، انگریزی  
 مانی، فارسی، اردو، ترکی اور پنجابی میں بڑے بڑے ترجمے کئے گئے اور ان میں سے اکثر چھپے۔ ان دنوں

اُردو تراجم میں خان بہادر محمد حسین خاں، مولانا عزیز الدین، بہاولپوری، مطبع مجیدی کانپور، تاج  
 کپنی لاہور، اصح المطابع کراچی اور مولانا نور بخش توکلی مجددی، علی حسن مدنی اور محمد فضل احمد عارف  
 کا ترجمہ بہت مقبول رہے۔ مولانا عزیز الدین بہاولپوری نے سرائیکی میں ترجمہ لکھا۔ پنجابی کے اکثر ترجمہ نگاری  
 شعروں میں لکھے گئے۔ مولانا نبی بخش سلوٹی مرحوم نوات تفسیر نبوی کا پنجابی ترجمہ خاما مشہور ہوا۔ باوا  
 (انڈونیشیا) میں بادی زبان میں ۱۳۱۲ھ میں ترجمہ طبع ہوا۔ (ماخوذ از طیب الورد ۵۵)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## قصیدہ بردہ شریف

بدو منظوم تراجم (اردو و فارسی)

فارسی ترجمہ

از مولانا عبد الرحمن جامی

اردو ترجمہ

از محمد فیاض الدین نظامی

اَمِنْ تَذَكُّرٍ حَيْرَانٍ بِذِي مَسْكَمٍ

مَنْزُجَتْ دَمْعًا جَزَى وَنْ مُثْقَلَةً بِدَمٍ

کیا تمہیں یاد آگئے ہمایگانِ دلی سلم  
خون کے آنسو بھانگوں سے دیاں ہیں دہم  
لے زیادہ صحبت یا رانت اندر دلی سلم  
اشکِ چشم آہستہ بخونوں والے گشتہ ہم

اَمْ هَبَّتِ السَّيْحُ مِنْ تِلْقَاكَ كَاِظَانَةٍ

وَكَأَوْ مَضَى الْبُرْقُ فِي الظُّلُمَاءِ مِنْ كَلَامٍ

یا صہال الی ہے سمتِ کائنات سے اک پیام  
یا ہوا بکل سے روشن رات میں کوہِ انہم  
یا مگر از کائنات سے وید از کرتے دوست  
یا مگر در نیم شب برقعے چھپاؤ انہم

۳  
فَمَا لِيَيْنِيكَ إِن قُلْتُ أَفْعَا هَمَّتَا

وَمَا لِقَلِيلِكَ إِن قُلْتُ اسْتَفِيقْ لَهُم

کیا ہوا آنکھوں کو تیری رو ہی میں زار زار کیا ہوا دل کو ترسے کیوں اس قدر کھاتا ہے غم  
چیت چیت راہ گئی خشک شوگر پاشود چیت دل کوئی بہوش آشیفتہ گرد و غم

۴  
أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُسْكِنٌ

مَا بَيْنَ مَلِيحٍ مَيْتَةٍ وَمُضْطَمِّمٍ

ہے حب تیرا کہاں چھپتا نہیں ہے راہ عشق اسکو افشا کر رہے ہیں سوز دل اور چشم نم  
اے تر پنداری کہ عشق عاشقان پہناں شود باوجود آتش دل سوز و آب چشم نم

۵  
كَوْلَا الْهَوَىٰ لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلِيلٍ

وَلَا أَرَقْتُ لِدَلِيلِ الْبَائِسِ وَالْعَلَمِ

یوں نہ دیر انوں پہ روتا گر نہ ہوتا سوز عشق مضطرب کرتے نہ تھو کہ قصہ بان و غم  
گرد و بوسے عشق اشک بر لیل کے رستی کے ہی بے خواب چیت از غم بان و غم

۶  
لَكَيْفَ يَسْكُنُ مَحَبَّتًا بَعْدَ مَا شَدَّ دَلَّتْ

عَلَيْكَ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالتَّقَمِّمِ

عشق سے انکار کرنا تیرا ممکن ہی نہیں ہیں گراؤ معتبر صورت تری اور چشم نم  
ہوں کنی انکار عشقش ہوں گواہی میدہند برآں شب چشم دیگر زدنی روئے ستم



وَأَشْبَهْتُ الْوَجْدَ خَطِيءَ عِبْرَةٍ وَضَعِي

وَمِثْلُ الْبَهْكَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمَ

خط اشک اور لاغری نے عشق ثابت کر دیا      زرد گل کی طرح رخساروں پر مانعِ عنعم  
عشق ثابت کر دے زرد خط اشک لاغری      چہل بہار روئے یار کو سخی شاخِ عنعم

لَعَنَ مَسَامِي حَلِيفٍ مِّنْ أَهْوَايَ فَأَكْرَفَنِي

وَالْحُبُّ يَكْفُرُ بِخُلُوفِ اللَّذَاتِ يَا لَذِكُمْ

ہاں خیال یار نے مجھ کو گایا مات بھر      لذتوں کو کر دیا ہے عشق نے رنج و دم  
چہل خیال دلبر کو آدم را بے خواب کرو      عشق آندو مہیاں شرمی رنج و الم

يَا لَأَجْمَعِي فِي الْهَوَايَ الْعُذْرِيَّ مَعْدِنَةً

وَقَتْنِي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَكُمُ قَلَمٌ

اے مجھ کو عشق میں کر معذرت میری قبول      ہے اگر انصاف تجھ میں کرنے مجھ پر سے تم  
اے کہ در عشق ملامت می کہنی معذور دار      مگر ترا انصاف باشد عذر آری از کرم

عَدَاؤُكَ حَالِي لَا يَسِرُّنِي مُسْتَتِرٌ

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَارِي بِمُنْجِسٍ

اب تو واقف ہو چکے اغیار بھی مجھے ہوا      درویرا ہونہیں سکا کسی طور سے کم  
حالی من و زکو گذشتہ مرتبہ من از دشمنان      نیست بہاں رو من آں گشتہ اولم

۱۱  
مَضْمَنِي الصُّحَّ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ  
إِنَّ الْمُحِبَّ يَنْقِصُ الْعُدَالَ فِي حَقِّهِ

تمہی نصیحت خوب لیکن اسکو سنتا کس طرح  
بہم عاشق کے حق میں ہے سماعت کا عدم  
اور نصیحت کی کئی نیکو دین میں نشوونما  
عاشق کا باشندہ اتم از لامت و رحمت

۱۲  
إِنِّي أَتَلَمَّتُ لَصَيْبِ الشَّيْبِ فِي عَدْلِي  
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التَّلَهْمِ

اے شعیفی نے نصیحت میں نے مجھ سے  
گو نصیحت میں بڑھاپا ہے مبرا از تہم  
شائبہ پندم داد و دین بر دم گمان ببرد  
ور پر شائبہ اند نصیحت و روا شد از تہم

۱۳  
فَإِنِ امْتَارَنِي بِالسُّوءِ مَا لَقِيتُ  
مِنْ جَهْلِيهَا يَنْدِيهِ الشَّيْبُ وَالْهَمُّ

نفس آزارہ نے لیکن جہل سے نا نہیں  
گرچہ پیری کی نصیحت تمہی نہایت غم  
نفس زراں وہ بہ بدایمکت و نیم خراب  
وز جہالت چند پذیرد و ز پسند می خراب

۱۴  
وَلَا أَعْدَدْتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَبِيلِ قَوِي  
ضَيْفِ الْكَمْرِ أَسَى غَيْرِ مَحْتَمَلِ

اسکی مہمانی نہ کی کچھ میں نے کار خیر سے  
آئی جب مہمان پیری سر پر میسے ایک دم  
ہم نکر واد کا نیکو بہر مہمانی او  
بر سر آمد نزداد از من گشتہ محتمل



کاش میں پہچانتا تو قمر اس مہمان کی  
گر بناستم کہ مہمان را نیک دارم عزیز

پس چھپا لیتا سفیدی سر کی از تنگ کتم  
کوئے تغیر را سفیدی موسم از کتم

۱۶  
مَنْ لِي بِكَوْجَمَاهِ مِنْ عَوَائِدِهَا  
كَمَا يُؤَدُّ جَمَاهُ الْخَيْلُ بِالنَّجْمِ  
کون ہے ہونفس کرش کو مجھے بدل چو کہ  
نفس کرش از بے را ہی کہ می آرد براہ  
روکتے ہیں جیسے گھوڑوں کی لگاموں سے ہم  
پہلوں لگائے اس پر کرش آؤ اندازہ ہم

۱۴  
قُلْ لَا تُدْرِكُهَا الْعَصَا فِي كَسْرِ شَهْوَتِهَا  
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّى شَهْوَةَ النَّفْسِ  
نفس کی خواہش گناہوں سے نہیں ہٹا سکتی  
پس مجبور فعل عیال کسر شہوت تھے نفس  
جس طرح جوہ البقرین پر نہیں ہوتا شکم  
زانکہ قوت میدہر شہوت طعام اندر شکم

۱۸  
وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تَهْمِلْهُ مَسَّتْ عَلَى  
مِحْبَةِ الرِّجَاعِ وَإِنْ تَقْطِعْهُ يَنْقَطِعْ  
نفس کی ہیں مادہ و قوت طیفلی شیر نزار  
نفس چل طفل است گر شیرش ہی آئندہ  
دروہ پیا مانے کا جب ہمکھڑا رنگہ نم  
درد شیرش باز داری او نہ خواہ تیج دم

قَاصِرٌ هَوَاهَا وَحَادِثَانِ تَوَلَّيْتُ

لَانَ الْهَوَى مَا تَوَلَّى يُضْمِرُ أَذْ بَعِثْ

نوا ہوں کہ رک ہرگز نفس کا تابع نہ ہو ختم کر دے یا نہ تجھ کو عیب والا کہ تم کو  
باز گیرش از ہوا بر خود ہوا سہا کہ مکن چوں ہوا حاکم شود و نیت بشد یا گشت کم

وَلَا عِلْمًا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ

وَلَا نَهِجِي اسْتَحْلَتِ الْمَرْغَى فَلَا تَجْمَعُ

باز کہ حینِ میل کو لذتِ تشہیر سے اس چرا گاہ ہو بس سے فدا رکھ اپنا دم  
نفس را مقہور کن چوں در عمل جلال کنی ورنہ بجزیرے انس گیر و باز دارش از ستم

كَمْ حَسَنَتِ لَذَّةَ الْبَرِّ وَقَاتِلَةَ

مِنْ حَيْثُ كَمْ يَدْرَأُكَ السُّمُّ فِي الدَّاءِ

لذتیں بچنی غذا کی زہر خاں تھیں مگر کھانے والے نے نہ جانا اسیں پرشیدہ ہر دم  
لذتے کاں با مضرت باشد آرایہ غلق آہنجاں کو دنیسا بدایں کہ زہر اندر دسم

وَأَحْشَى الدَّسَائِسِ مِنْ جُوعَةٍ وَمِنْ شَيْءٍ

قَدَرْتُ مَخْصَصَةً لِمَنْ يَرَى التَّخَمُّمَ

مکر سے کہ خوف انکے شکم سیری ہر کھو مگر آنیتیں خالی شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم  
تو ترس از حیلہ داسے نفس من بچس وضع گاہ باشد گشتی بدتر از سیری و تخم



وَأَسْتَغْفِرُكَ الذَّمَّ مِنْ عَيْنٍ قَدْ امْتَلَأَتْ  
مِنَ الْمُحَارِمِ وَالنَّارِ مِنْ حِمَاةِ النَّارِ

ان گناہوں میں جو آنکھوں میں بے ہیں تو  
منفعل ہو کہ ہوا شکست امت و مہدم  
پس بباراز و کمال شکست کہ شہادت پر شد  
از محارم پس ملازم شو بد گاہ ندیم

وَحَالَفَ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَالْخَصِمَ  
قَدَانِ كَمَا مَحَضَكَ النَّصِيحَةَ قَالَ لَهُمْ

نفس و شیطان کا مخالف بن مان ان کہا  
اُنکی سچی بھی نصیحت مجھ سے کیا کچھ ہے تم  
برخلاف نفس و شیطان باطن فرمائش مبر  
و نصیحت میکنند تو دل شان ان تہم

وَلَا تَطْعَمُ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا  
فَأَنْتَ كَعَرُوفٍ كَيْدِ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تو نہ کراں کی اطاعت ہوں یہ حاکم یا عدو  
جاننا ہے غیب تو میرے عدو و مجھ حاکم  
ترک کن فرمان ایشاں خصم باشند یا حکم  
دلا کہ میدان تو میرے خصم و ہم مجھ حاکم

أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ مِنْ قَوْلٍ يُلَاعِعِلِ  
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ كَسَلًا لَنْ تُعْقِمَ

تو یہ کہتا ہوں میں قول بے عمل کے واسطے  
باجو محذرت سے امید اولاد کے لئے ہیں تم  
میں تم استغفر اللہ از کلام بے عمل  
پتھر میخوام اناں دن گوہر و صاحب غم

۲۷  
أَمَرَ بِكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا أَتَى مَرُوتٌ بِهِ  
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمْ

کی نصیحت و سرور کو اور میں خود بے عمل ہو نصیحت کا اثر کیا بے عمل جب تک میں ہم  
امر کروں من بخیرت خود نکروں یہی چیز رستی درویش نکروں پس چہ سودا گرفتہ

۲۸  
وَلَا تَزِدْ وَدَّتْ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً  
وَلَمْ أَصِلْ بِسُوءِ فَرْضٍ وَكَفَا أَصَمَّ

اک نفل کا بھی نہیں ہے نادرہ آخرت جو نماز فرض و روزہ کچھ نہیں رکھتے میں ہم  
توشہ ہرگز نہ کروں بہر زاد آخرت و نماز و روزہ جز فرضی میاں دہنم

۲۹  
ظَلَمْتُ مُنْتَهَى مَنْ أَخْبَى الظُّلَامِ إِلَى  
أَنْ اسْتَنْكَتُ قَدْ مَاءَ الضُّمُونِ وَدَمَّ

اس نبی کی پاک سنت پر کیا میں نے تم تھا قیام شب سے جن کے پائے نازک پر دم  
من تم کروں بے برکت خیر الرسل آنکھ ادا حیاتے شبہا پائے دے کر دے دم

۳۰  
وَشَدَّ مِنْ سَعْيٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوَى  
تَحْتَ الْجُبَارَةِ كَشْمًا مُشَوَّكَ الْأَدَمِ

بھوک کی شدت سے باعث انا قوس مجھب اپنے پتھر سے بازو ہانا پروردہ شک  
نکستے بر شکم آن ناز میں از کشنک من کر دے در بے حق جسد دینار و دم



۳۱  
وَرَادَتْهُ الْجِبَالُ الشَّامُ مِنْ دَهَبٍ  
عَنْ نَفْسِهِ قَارَاهَا أَيْ شَامَ

بن کے سونے کے پہاڑ آئے کہ مال میں حضور  
کچھ ترجیح نہ کی، تھپ وہ عالی ہم  
کوہ ازاد کرد خود را سمن تا گرد و قبل  
لئے گردن اید اداں در مصطفیٰ خیر الشیم

۳۲  
وَأَلَدَتْ زُهْدًا فِيهَا ظُهُورُ رُتَّةٍ  
إِنَّ الظُّمُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعَصَمِ

ایسی حاجت پر بھی تقویٰ کو کیا مضبوط تر  
سچ ہے حاجت غالب آسکتی نہیں اور ہم  
بامزور تھا کہ بدش میں برویا ز کرد  
از ضرورت مست نمود آنکہ در است از حرم

۳۳  
وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ظُهُورُ رُتَّةٍ  
لَوْلَا لَمْ تَحْدَرْجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَصَمِ

کیا تجھے مائل ضرورت آنکو دنیا کی طرف  
گر نہ ہوتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کا عدم  
جوں تو اندھا نہ برویا ضرورت نہ آنکہ گر  
نامدے دنیا گے بیرون نمکستہ از عدم

۳۴  
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْمُتَّقِينَ  
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ بَحْرٍ

یا محمد دو جہاں کے آپ ہی سزا ہیں  
شاہدین و انس بھی اور مہتر عرب و عجم  
اے محمد سید کوین و بحر و جہاں  
مہتر اہل دو عالم مہتر عرب و عجم

يَدِينَنَا الْأَمِيرَ الشَّاهِي فَكَلاَ أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَوْلٍ لَأَمْنُهُ وَلَا لَعْنُهُ

آمر و ناہی پیغمبر ہیں ان کا بڑا بہن نہایت صاف کردہ قول لاہو یا ہم  
آمر و ناہی پیغمبر آں رسول راست گو راست گو تر زونہ بد در قول لاؤد نعیم

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَرَى شَفَاعَتَهُ

لَكِنْ هُوَ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَضِمٌ

وہ حبیب الیہ ہیں جن سے شفاعت کی امید وقت ہول و خوف میں پیش آئیے جب تک غم  
اک حبیب کہ بود امید گاہ مرداں در شفاعت نزد عقیقہاے پیچیدہ ہم

دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ

مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلِ غَدَرٍ مُنْقَضِمٌ

دعوت حق اپنے دی اور کیا جس نے قبول ایسی رسی اس نے پکڑی جو نہ ہوگی منقطع  
مرداں خواندے سخن و ہر کہ در سے دست نہ دست زود در حبل حکم کاں بریدہ نشندم

فَأَنَّ السَّيِّئِينَ فِي خُلُقِي وَفِي خُلُقِي

وَلَمْ يَدَّ الْأَوْهَ فِي عِلْمِي وَلَا كَرَمِ

سب کے اعلیٰ مرتبہ ہے خلق میں اور خلق میں ابیا میں سب کے اکمل آپ کا علم و کرم  
بہتر پیغمبر اں در خلق و در خلق آماں کس پر او نام نہ در علم و نہ در وصف کرم



وَكُلُّهُمْ رُفُوعٌ رَّسُولُ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ

عَدُوٌّ قَائِمٌ الْبَحْرُ أَوْ رُشْقَانِ الدَّيْمِ

ایسا سب ملتمس ہیں تاکہ مل جائے انہیں ایک پتھر سے یا قطرہ (از ابریکرم)  
ملتمس از وے ہر ادا پیدا لائے ایک کف اندر دیاے علم و شربتے ز ابریکرم

۴۰

وَأَقْوَمُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

مِنْ نَقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكْمِ

اپنے قدم مرتبہ پر سب کھڑے ہیں و برو جیسے نقطہ حروف میں اعراب لفظوں میں ہم  
نزداد استادہ جملہ ہر کے درمیان لکھ نقطہ از علم فارو یا نصیبہ از حکم

۴۱

قُلْ هُوَ الَّذِي كَتَبَ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئًا نَسَمِ

صورت و سیرت میں ہیں سر کا علی مرتبت اسلئے اُن کو کیا حق نے حبیب مقرر  
از خلائق او بود و صورت و معنی تمام برگزیدہ شخص و رحمت خالق روح و نسَم

۴۲

مَنْزَرَةً عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَاسِنِهِ

فَبَوَّاهُ الْحُسْنَ فِيهِ عَدُوٌّ مُنْقَسِمِ

کوئی عالم میں نہیں اُن کا عاقلان پر شریک محسن میں جو ہر ہے اس کا فوکل لا منتقسم  
او منزه از شرک اندر عاقلان آمدہ جو ہر حسن محمد پارسہ نامہ در قسم

كَمَجْعَ مَا اَدْعَتْهُ النَّصَارَىٰ فِي كَيْدِهِمْ

وَاحْكُمُوا بِمَا شِئْتُمْ مَدَّ حَارِثٌ وَاحْتَكِمُوا

جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ اور جو ممکن ہو کر مدح نبی محترم  
انچہ ترسایاں بگفتند در حق عیسیٰ گو پس بگو در حق سید انچہ خواسی از حکم

وَالسَّبَّ إِلَىٰ ذَاتِهِ مَا شِئْتُمْ وَمَنْ شَرَّ

وَالسَّبَّ إِلَىٰ قَدْرِهِ مَا شِئْتُمْ مِنْ عَظَمِ

جو شرف ہونے اقدس کی طوٹ نہ ہو جتنی عظمت چاہیے کر شان والا میں رقم  
نسبت اندر ذات اوکن ہر چہ خواسی از شرف نسبت اندر قدر اوکن ہر چہ غم ہی از عظم

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَكَ

حَدٌّ يُعْتَرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِهِ

حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال فضل کی ہو یاں کس منہ سے توصیف شر غیر الامم  
فضل و جاہ مصطفیٰ حد سے نڈر و در کمال تا تو اند کو شخصے روشن اس را بیش و کم

لَوْ نَسَبَتْ قُدْرَةُ آيَاتِكَ عَظَمًا

أَخْبَىٰ اسْمُهُ حَيْثُ يُدْعَىٰ دَارِ السَّيْفِ

ان کی عظمت کے مساوی معجزے ہوتے اگر ہم انکا زندہ کرتے استخوان ہائے رم  
در غرہ قدر بزرگش اگر نمونے معجزت یادناش زندہ کرے استخوان ہائے رم



لَمْ يَنْتَعِبْ اِيَّاكَ الْعَقُولُ رَبِّهِ  
حَدَّثَنَا عَلَيْنَا فَاَلَمْ تَرَ رَبَّكَ وَكَمْ نَكَمُ

باز رکھا اتمان سے جس سے عاجز فہم ہو مہرانی کی نہ پختہ یوں شک و ہیرت ہم  
آنچہ او فرمودت اس از فہم آل عاجز نشد بر صلاح ما لرین ست بے گمان بے نہر

اَتَعْبَى الْوَارِیْ فَهُمْ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ بِرِیْ  
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ عَزِيزٌ مُنْفَعِمٌ

ستر باطن کی حقیقت کیا غفلت کرے دور سے نزدیک سے طرح ہے مجبور فہم  
ما تلال از فہم معنی محمد عاجز نازد اہل عالم جملہ در وصف کشیدہ مستند دم

كَالْشَّمْسِ تَطْلُعُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ اَبْعَدِ  
صَغِيرَةً وَتَكُنُ الظُّلُومُ مِنْ اَمَمٍ

وہ ہیں مثل شمس جس ظاہر اوجھو بادور سے اور انکھیں قریب ہوتی ہیں خیر و ایک دم  
خبل نور شدت مالش کو بود کہ بکارت در برابر چشمہائے مردم اندازد بہر دم

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ  
قَوْمٌ نِيَامُوا كَسَلُوا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

الہ دنیا کس طرح ان کی حقیقت پکیں خواب غفلت میں ہیں گریہ قوم خوابیدہ ہیں ہم  
چوں باندہ شس حقیقت الہ عالم چوں بے مست خواب وید نش و خواب داندہ مستم

تَبْلُغُ الْعِلْمَ فِيهِ أَنْتَ لِشَرِّ

وَأَنْتَ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر  
مبلغ معلوم ہوا کہ آں کر سید آدمی است  
جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شانِ ہم  
بہترین مردمان باشد رسولِ مہتمم

وَكُلُّ أُمَّيَ السَّيِّئِ الْكَرَامِ بَعَا

وَأَنْتَ أَتَّصَلْتُ مِنْ نَوْرِهِ بِهَيْم

ہر رسولانِ طلیلِ القدر کے تھے منجورے  
ہر چہ آوردند مجموعِ رسل از معجزات  
آپ ہی کے نور سے پایا تھا سب نے یہ کرم  
آں نورِ مصطفیٰ آمد بایشاں الجسم

فَأَنْتَ شَمْسُ فَضْلِ هُمْ كَوَلِّبُهَا

يُظْفِرُونَ أَلْوَاهُ الْفَنَائِيسِ فِي الظُّلَمِ

آفتابِ فضل ہیں وہ اور سائے سب کے رسل  
اوپر نورِ شہِ فضل و دیگر ال سیارگان  
کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب کے الزوارِ کرم  
روشنی سیارگانِ ظاہر کنسند اندِ ظلم

تَحْيَى إِذَا أَطْلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هَذَا

هَذَا الْعَالَمِينَ وَآخِيتَ سَائِرِ الْأُمَمِ

ہر گیارہ نمبر شہِ طالع اور توارِ روشن جہاں  
پیشوئے خلق عالم است برآمد و وجود  
آپ کے نورِ ہدایت سے ہر تہیں زندہ اُمم  
ہوں عدم پر شمعِ شہداز نورِ اوجہ اُمم



۵۵

أَلَمْ يَخْلُقْ لِي رَبِّي ذَاتَ مَخْلُوقٍ  
يَا الْحُسَيْنُ مَشِيئَتِي بِاللَّيْلِ مَشِيئَتِي

کیا عظیم الخلق ہے صورت مزین خلق سے  
حسن صورت مثل ہے خند و زنی سے ہم  
خلق پیغمبر زکوہ خلق عیش و آسائش  
مثل حسن باشد بر بشارت قسم

۵۶

كَالْزَهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي تَتَرَفٍ  
وَالنَّهْرِ فِي كَسَمٍ وَالنَّهْرِ فِي هَمَمٍ

ہازگی میں ہیں وہ چنچل اور غنم میں مثل پر  
وہ ہرگز تہمت میں اور بخشش میں میاں کرم  
ہوں بہار از تازگی بد چھویدر اند شرف  
بچھویدر کرم چول روزگار اندر ہم

۵۷

كَانَتْ وَهُوَ كَرُّ فِي جَلَالَتِهِ  
فِي عَشْكَرٍ حِينَ تَلْقَاةٍ وَفِي حَشَمٍ

ہیں جلال و عجب ہیں سرکار عالی بنظیر  
جیسے گرد و پیش کہتا ہے کوئی فوج و شہر  
کر کے دیدیش تنہا خود ہی پنداشتے  
کز جرگی اوست انگشت گرد و خیل و شہر

۵۸

كَانَ اللَّهُ لَوْلَا الْمَكُونُونَ فِي صَدَقَاتِهِ  
وَمِنْ مَعْدِنَاتِي مَنْطِقِي وَمِنْ مَعْدِنَاتِي

ہیں وہ دندان مبارک مثل موتی صیپ میں  
معدن خلق و قسم ہے وہ دہان مجسم  
وہ کنول و صدف و دندان و بدگوسا  
قال میں گویا کہی افشاند مر و اید ہم

لَا طَيْبَ يَكْدِلُ كُرِّيًّا ضَمًّا عَظَمَةً  
طَلُوْنِي الْمُنَشِّقِي مَيْسَةٍ وَمُلَّتْ رِيْمٌ

ہے وہ خوش قسمت جو نہ گمے اور نہ گمے کے  
بے بدل خوش ہو ہے ناکہ تربت شاہ ام  
زیج برے خوش جو برے خواب کا ہونے  
نیک نخت آنکس کر بویہ است ہرید است ہم

۶۰

أَبَاكَ مَوْلِدُهُ عَنْ طَيْبٍ مَنُصَّوْرٍ  
يَا طَيْبٌ مُبْتَدَأُ مَنَّةٍ وَنَحْتَتَمَ

ہر کس کی غلامی سے سب ان کی غویاں  
پاک ان کی کجی اور بھی پاک ان کا ختم  
وقت زادن پاک ذات شریف شہید  
پاک بدوش مبتدا پاک بدوش منتہم

۶۱

يَوْمَ تَقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنَ أَلْحَمَّ  
قَدْ أَتَىٰ ذُو الْوَلَدِ الْبُؤْسُ وَالنَّقَمُ

ابن فارس نے سن ہوں ہی ولادت کی خبر  
ہر گئے وشت زوہ اور بھا گیا کرب والہ  
ابن فارس اس روز کا نشان را نمود  
بعد ازین درد و ملال و خواری و رنج و نقم

۶۲

وَيَا تَابِ الْيَوَانِ كَشْرَىٰ وَهُوَ مُنْصَدِّعٌ  
كَشْمَلِ أَصْحَابِ كَشْرَىٰ عَيَا وَمُلَّتْ رِيْمٌ

میل کسی گر پڑا اور بارہ پاں ہر گیا  
منتشرب ہو گئے کسی کے ساغی ایک دم  
طایف کسی شد غراب کسی کی نکت  
در نکست احوال کفار و دگر نامہ بہم



وَالنَّارُ خَامِدَةٌ إِلَّا لِفَاقِسٍ وَمِنْ أَسْفَلٍ  
عَلَيْهِ وَالنَّهْدُ سَاهِي الْعَيْنِ وَمِنْ مَسَدٍ

آتش ناکہس نے ٹھنڈی نالسل انوس سے نہ بھی چشموں کو قبول ازرو اندوہ و غم  
آتش گہراں برباد و از حسنہ اندوہ و لال چشمہ آب دال شد نشک و جھنڈ

وَسَاءَ سَاوَةً أَنْ غَاظَتْ بِحَيْرَتِهَا  
وَرَدَّ وَارِدُهَا يَا لَغِيظٍ حِينُ ظَلَمِي

اہل سادہ تھے پریشان چشمہ کھیر کر مٹتے تھے گھاٹ غفہ میں پیاسے پرالم  
سادہ غمگین شد چشمہ تش آب و دریا چشمہ تشنگاں ز بارگشتند جگمگے در و در و غم

كَانَ بِالنَّارِ مَاءٌ بِالنَّارِ مِنْ بَكْلِ  
مَحْذُومًا وَيَا لِنَّارٍ مَاءٍ بِالنَّارِ مِنْ ضَمَمٍ

پانی پانی ہر گئی تھی آگ مائے رنج کے اور پانی ہو گیا تھا آتشیں از سوز و غم  
گو تیا بر جاسے آتش آب بڑے سرد و تر از غم و بر جاسے آب آتش بے سوزان و گرم

وَالْحَقُّ تَهْنِيفُ وَالْأَوَارُ سَاطِعَةٌ  
وَالْحَقُّ يَطْهَرُ مِنْ مَعْنَى وَمِنْ أَكْلِهِ

کی شیا میں نے فعال اللہ بھی چکے وہاں نور حق روشن ہوا الفاظ و معنی سے بہم  
لغیر شیطاں فعال کردہ زانودہ تمام نور حق تہاں و معنی و کلمہ شد و مبہم

عَمُوا وَصَمُوا فَإِنَّ الْبَشَائِرَ لَكُمْ  
تُسَمَّعُ وَيَأْتِيَهُ الْإِنْكَارَ لَكُمْ تَسْمَعُ

اندھے اور بھے تھے سنے کس طرح خوشخبریاں اور کیسے دیکھتے تھو لطف برق از رخ و غم  
کو رو کر گشتند تشعید نہ بشارت از خدا ہم ندیدند برق بیم از غایت رخ و عالم

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرُوا أَقْوَامَ كَاهِنَهُمْ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَعَنَ اللَّهُ الْفُجُورَ كَمَا لَعَنَهُ

وی خبر اترام کے سب کاهنوں نے اس طرح دین سب باطل موعود اور ہو گئے سب کالعدم  
پس انان کا خبر ایشال کر وہ بڑا کابھنا آنکھ دین شاں کراست منیت خج اگر گشت ہم

وَعَدَ مَا كَانُوا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ  
مُنْقَضَةٍ وَفَقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنِيعٍ

بعد انان یوں ٹوٹتے تاوں کو دیکھا ہجر رخ اور مژد کے بل گرے سب سرنگوں ہو کر غم  
دیدہ بوند نہ اسمال آتش بزم اقتادہ بود در زمین ہم سرنگوں از خواری اقتادہ غم

حَتَّى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْقَضَةٍ  
مِنْ الشَّيَاطِينِ لَيْفُؤَ الْإِسْكَرِ مُنْقَضَةٍ

بجا گئے تھے راستے سے وحی کے شیطانوں کا ایک نیچے دوسرے کے سر پر رکھ اپنا قدم  
از طریق وحی دیوان جملہ آوارہ شدند دل شکستہ از پتے ہم میر سیدنا زہرا



كَانَ لَهُمْ هَدًى إِلَى الْبَطَالِ أَجْرَهُ  
أَوْ عَشْرًا مِمَّا تَصَالَى مِنْ رَحْمَتِهِ رُحِي

تھادہ لشکر ابرہہ کا یا پراگندہ سی فوج      سنگرزے جن پر پھینکے تھے یدرشاہ اہم  
چوں لیرالین یمن بودند گویا در گریز      یا چو اس لشکر کہ از خاک کفش گشتند گم

كَتَبْنَا بِهٖ بَعْدَ تَشْيِيهِ بِبَطْنِ لِمَا  
كَتَبْنَا الْمُسْتَحْمِلَ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْكِهِمْ

لے کے نام اللہ کا پھینکا جو کنگر اپنے      حضرت یونس کو اگلے جیسے ہا ہی کا شکم  
اد فگندہ از پتے تسبیح وہ دست نزل      مثل تسبیح کر یونس را یفگند او شکم

جَاءَ فِي الدَّعْوَى إِلَى الْأَشْيَاعِ سَلِيمًا  
تَشْيِيهِ إِلَيْهِ عَلَى سَائِقِ يَلَاكِدَ ۝

ہو گئے سجود آپ کی دعوت پر اشجار آگئے      پیڑ سے چلتے ہوئے رکھتے زخمے گودہم  
ہم درخت آمد بفرمانش برز و سجده کرد      می دیدے سوسے او دائم باقی بے قدم

كَانَ لَهَا سَطْرُكَ سَطْرَ الْمَا كَتَبَتْ  
فَرَزَعَهَا مِنْ بَدَنِ يَحِ الْحَطِّ فِي الْقَهْمِ

ان زخموں نے لکیر میں خوب کھینچیں اور کھا      ڈالوں سے زہنی وسط راہ میں با بیج و خم  
گو تیا خط کہ کرد شاخہ ابرہہ درخت      می زشتندے خط نہ کر محب اندر قسم

۷۵

مِثْلُ الْعِمَامَةِ آتَى سَلَسًا شَدَّةً

لَقَبُهُ حَدُّو طَبِيسٍ لِمَهْجَرٍ حَبِيبِي

ابر کے مانند وہ سارے مکن تھے آپ پر  
تا پہائے گرم موسم کی حرارت سے ہم  
ابر بڑے بر سرش آا اور برتے ہر جا  
تا نگاہش دشت از گرائے تابان کرم

۷۶

أَقَمَّتْ بِالْقَمَرِ الْمُنَشِقِ إِنَّ لَهُ

مِنْ قَلْبِهِ نُسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَمَمِ

قلب پاک مصطفیٰ اسے جان کر نسبت نکلاں  
ماہِ منشق کی قسم کھا انہوں میں بھی قسم  
می خورم سو گندہ راہ ہے کہ منشق شد ازو  
نسبتہ دارد و قلبش نال دوست آید قسم

۷۷

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ

وَكُلُّ طَرَفٍ مِنَ الْكَفَّارِ عَتَمِي

ہے قسم خیر و کرم کی جمع تھے جو غار میں  
کیا نظر آتا نہیں کفار تھے سب کو چشم  
جمع کردہ غارِ خیرات و کرامت ابے  
یا محمد چشم کافر گشت دیشال کو رام

۷۸

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ الصِّدْقُ لِكَيْفِ عَمَّا

وَهُمْ يَفُوتُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرَمٍ

صدق اور صدیق کبر غار ہی میں تھے چھپے  
غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے ہم  
صدق و صدیق اند و غار کوں اخیال لازید  
کا ذرا گفتند کس اینجا باشد شکتم



ظَلُّوا الصَّامِ وَظَنُوا الْعُسْكَ بَرًّا عَلَى

خَيْرِ الْبَرِّ لَكُمْ تَنْتَبِهُوا وَلَكُمْ تَحْمِيحٌ

دیکھ کر اندھے کہو ترکے اور کڑی کا ہال تھا گماں کفار کو ان تو نہیں شاہ ام  
تعم بہادہ کہو تر بد بے غت عنکبوت کالاں راشد گماں کا غب بنا سودہ نس

وَقَايَةُ اللَّهِ أَعْلَنَتْ عَنْهُ فَضْلُهَا

قِيَمُ الدُّنْيَا وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کی حفاظت آپ کی ایسی خدا سے پاکنے زہ اور قلعوں سے ستغنی ہوتے شاہ ام  
ہرل خدا اور از محرم دشمنان محفوظ داشت بروز حاجت نبوش و بخص قلعہ ہم

مَا سَأَمِنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَأَسْتَجِرُكَ

إِلَّا أَقُولُ لَكَ حَوَارِثُ لَمْ يَضْمِ

جب نے مانے نے ستایاں لی انکی پناہ جب ملی ان کی مدد بس دودر تھا ہر دو تم  
رج اگر دیدم زہر و محاسن از سے ماں دیروارا و خلوس از ہر بلاتے یافتم

وَلَا تَمَسُّ غَنَى الدَّارِ بَيْنَ يَدَيْهِ

إِلَّا اسْتَلَمْتُ الدَّارَ مِنَ خَيْرِ مُسَلِّمٍ

دست اندس سے طلب کی دین تو یا جبھی سرفرازی ہو گئی جب مل گیا دست محرم  
ہر چہ کردم التماس از نعمت ہر دو ملر یافتم برو جہہ بہتر انا پنجہ خاستم

لَا تُكْرِهُنَّ عَلَىٰ ذُنُوبٍ لَّهُنَّ لَاحِقَةٌ  
قُلْ لَئِنْ آتَاكُمُ الْعَيْنَانِ كَغُفْلَتِهِ

اس وحی کا تو نہ منکر ہو جو آئے خواب میں خواب میں بھی رکھتے تھے بیدار دل شاہد  
پس کن انکار وحی از خواب بیدار ہو کہ چشمش از در خواب رفتی دل پرستید انہم

فَذَاكُمُ الرَّجُلُ فَتُونًا  
فَلْيَسِّرْ يَسْخَرُوا مِنْكَ

تھا وہ مہرج نبوت کا زنا نہ آپ کے پس نہ کر انکار سچے خواب کالے عتہ م  
وحی در خواب اول پیغمبری ہوے ورا خواب او منکر کہ بزدل مثل خواب محترم

يَبَارِكُ اللَّهُ مَا وَحَّىٰ بِمَكِّيَّةٍ  
وَلَا تَكُنْ عَلَىٰ غَيْبٍ مِّنْهُمْ

بارک اللہ سے ماہل نہیں ہوتی وحی اور نہ علم غیب پر ہرگز نبی ہے متہم  
پس بزرگ ست اس خدا وحی او کس نبی ہم رسول اور نہ بد عیلم غیبش متہم

كَهَآبَرَأْتُ وَصَبَّآلِلَّهِ رَاحَتُهُ  
وَآطَلَقْتُ آيَاتِي فِي الْبَلَدِ

جب چھوڑا دست مبارک ہو گئی کامل شفا اور شفا پائی جنوں سے اکثر دل نماز کرم  
بس کمال را دشفا دادے بمالین بیت دارا نیدے بصدور انکمال را از لہم



وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ  
 حَتَّى حَكَمَ عُرَّةً فِي الْأَعْمَارِ الدُّهُمِ

خشت سال کی سبیدی ہوئی کافور سبب      ایک زمانے آپ کی برسا دیا ابرہہ کرم  
 دیرت اور قحط و مکی از جہاں بروکشت      تا چہرہ اسپید بروئے دریا ہی و نسیم

يَعَارِضُ جَاءَ أَوْخِلَتْ الْبَطَارِهَا  
 مَسِيَّبَاتِهَا أَلَيْسَ أَوْسِيْلًا قَيْنَ الْعَدَمِ

ہو گئی کثرت سے بارش نہیں پہنچیں      لوٹ دیا کی نظر آئی تھی سیلاب عزم  
 برد عاتش آئے بالان وادی پر شدے      گویا دریا بدے یا گویا سیلاب ہر

دَعْوَتِي وَوَضِئِي آيَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ  
 ظُهُورُ نَارِ الْقِدْرِ لَيْسَ لَكَ عَلَيَّ عِلْمُ

چھوڑے مجھ کو بیاں کرنے نبی کے معجزات      جو ہے شب میں شل مہمانی کی آگ اور علم  
 گوش کن تا ہنوز شش گریہ کہ آن روشن بود      ہنوز آتش و شب تا یک بر فرق علم

قَالَ الدَّيْرُ أَدْحَنَّا وَهُوَ مُنْتَظَمٌ  
 وَلَكِنَّ يَنْقُصُ قَدْرًا عَدُوٌّ مُنْتَظَمٌ

موتیرل احسن ہو رہا ہے دھالا ہار میں      یا لڑی سے بھی جدا کر دے ہو گئی قدم  
 دیر اگر درشتہ ناشد حسن او زاید بود      در نہ درشتہ بود و کدش نگر و بیج کم

كَمَا تَطَاوَلُ أَمَالُ السَّادِیْهِ إِلَى  
مَا وَفَّیهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشَّرِیْكَ

رہنے والے مداح ہیں توصیف میں عاجز تمام      فہم انسان سے ہیں تاہم ان کے اخلاق و شیم  
ہر سو کمال گوید مع مصطفیٰ بیانیست      کہ مومن بدرہا خلق نیک و احسان شیم

آيَاتُ حَقِّ قَوْنِ الرَّحْمٰنِ مُخَدَّتَةٌ  
قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمُؤَصِّفِ بِالْقَدَمِ

ہیں کلام اللہ کی آیات جملہ الاجاب      ہے صفت اسکی قدیم اور ہے وہ موصوفی  
آیہ ایسی حق کہ اگر حق نہ ہو تو      اس قدیم سے ہر موصوفی موصوفی قدیم

كَمْ تَقْتَرِنَ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا  
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَقَعْنِ الرَّحْمِ

ہر زمانے سے بری ہیں اور ساری ہیں ہمیں      عاقبت کا حال بھی اور قسمت مرعاد و ارم  
مقتدران نامہ برقی و دائم ثابت ہیں      اور خبر داد از معاد و شہر روز عداد و ارم

دَامَتْ لَدَيْنَا فَعَالَتُ كُلِّ مُعْجَزَةٍ  
مِنَ النَّبِيِّينَ لِذُجْعَلَتْ وَلَيْسَ مُتَدَمِّمٌ

معجزات ان کا برتر ہے گاتا ابد      اسکے آگے معجزات بسیار ہیں کالعدم  
زود بانی ہما نہ بہت را نہر معجزات      معجزہ پیہر دل باقی ماند و سالم



مَحْكَمَاتٍ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَّةٍ  
لِدَعْوَى شِقَاقٍ وَلَا يُبْقِيْنَ مِنْ حَكَمٍ

ہیں وہ مستحکم مخالفت کو نہیں میں ہر جگہ  
شب و شک کی، اگلے ہیں وہ بجائے نمود حکم  
محکم دست آیات قرآن شبہ پر کس مانند  
وزہم الفظ اظرافا بال بود نور حکم

مَا جُورِيَتْ قَطْلًا الْأَعَادَ مِنْ حَرْبٍ  
أَعْدَى الْأَعَادَى إِلَيْهَا مُلْقَى السَّلَامِ

جس نے قرآن سے بغاوت کی وہاں جوا گیا  
کروا دشمن نے بھی آخر تسلیم خم  
ہر کر یا قرآن بیجا آمد آخر ادا گشت  
آنکہ دشمن تر بدے نزدش بیگندے سلم

رَدَّتْ بِلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارَضِهَا  
رَدَّ الْغِيُورِ تِلْكَ الْجَانِي عَنِ الْمَسَدِ

سائے دعوے ہو گئے اسکی بلاغت غلط  
جیسے ہول محفوظ غیرت مند کے الم حرم  
از بلاغت دعوے جملہ معارض کرو رو  
چول غیورے کو کند دست بانی از حرم

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَنٍ  
وَكُوْنِي جَوْهَرٍ فِي الْعَيْنِ وَالْقِيَمِ

ہر معانی آئین کے مثل دریا میں حزن  
گرہ دریا سے برتر آن کا ہے حسن قیم  
منی بسیار جواں موج دریا دارد آن  
بہتر است از دریا جملہ حسن و قیم

۹۹  
فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى بِحَسَابِهَا  
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْتَارِ بِالسَّامِ

ہو عجایب ان میں پرشید ہیں ان کا کیا شمار  
خواہ کثرت کے پڑھو ہو گناہ اس کا شوق کم  
پس عجایب اندلان کس درتوانہ شمر و  
در چربیاے بخواہد کس نہ روشوق کم

۱۰۰  
قَدَرْتُ بِهَا عَيْنُ قَارِيَةٍ فَانْقَلَبْتُ لَهَا  
لَقَدْ ظَفَرْتُ بِحَبْلِ اللَّهِ فَأَعْتَصِمُ بِهِ

ہو گئیں آنکھیں جو غنڈی میں نے قاری کر کہا  
تھام جیل اللہ کہ ہے فتح تیری منتقم  
چشم نہرا نہ بدال روشن شود من گفتش  
یافتی جیل خدا محکم گنیراے منتقم

۱۰۱  
إِنْ تَتَلَّهَا خَيْفَةً تَقِي حَرَّ نَارِ لُطَى  
أَطْفَأَتْ حَرَّ لُطَى مِنْ وَرْدِهَا الشَّيْبِ

آتش و دوزخ کے ڈر سے نرا گر ان کو پڑھے  
شعلہ نار جہنم اس سے ہو جائے گا کم  
گر بخرایش ز ترس آتش و دوزخ کنی  
مرد پروردگاری آتش بران من خفا نم

۱۰۲  
كُلَّهَا الْحَوْضُ كَبَيْضِ الْوُجُوهِ دِيمِ  
مِنْ الْعَصَا وَقَدْ جَاءَ وَهْ كَالْحَمِيمِ

ہیں وہ مثل ہوئی کوثر جس سے ہوتے ہیں سفید  
غاصبوں کے چہرے جو دکھلائی ہیں مثل عجم  
آں پر ہوئی عاں کہ دار و دوسے خزانہ و سفید  
گر چہ غای آمدست نہو سیہ لچوں محکم



۱۰۳  
وَمَا يَصْرُوحُ وَلَا يَخْفَىٰ  
قَالَ لَيْسَ مِنْ عَمَلِهِ فِي النَّاسِ لَمْ يَفْعَلْ

ہیں ترازو عدل کی اسدستی کے ہیں مراط ہے بغیر ان کے قیام انصاف کا لبر کا لسم  
پہوں مراط مست ان چوں مزال ہوسدستی راستی از غیر آخا کس نمیدہ بشیر دم

۱۰۴  
لَا تَجِبُ بَيْنَ الْحُسُودِ رَأْسٌ يُنْكِرُ رُحَا  
يَجَاهِلُادُ وَهُوَ عَيْنُ التَّحَاذِي الْفَهِيمِ

مست تعجب کر تو حاسد پر جو بجا نکارے ہے تجاہل اس کا گرچہ ہے وہ پکا ذی فہم  
گر خسودا نکار آں کردہ دلاساں را عجیب کو تجاہل کردہ ورد نیک کر دست اس فہم

۱۰۵  
قَدْ تَشْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْعَ الشَّمْسِ مِنْ بَرَكَا  
وَيُنْكِرُ الْقَمَّ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ مَتَعَم

روشنی سورج کی کیا دیکھے جو ہوا آشوب چشم ذائقہ کیا آب شیریں کا طے جب ہونم  
گر کچھ چشم از مد منکر شود غور شیدا ہم دہن منکر شود طعم خوش آب از مغم

۱۰۶  
يَا خَيْرَ مَنْ يَكْتُمُ الْعَافُونَ سَلَحَتَهُ  
مَتَعِيًا وَكَوَقَى الْمَوْتِ الْأَكْبَرُ الرَّسْمُ

اے خیر الایہے دہار میں آتے ہیں سب پا پیادہ او سوا یہ اشتران بادوم  
اے نہیں آنکر مردم قصد و نگاہش کنند پا پیادہ یا بہر پشت اشتران بادوم

وَمَنْ هُوَ الْاِيَةُ الْكُبْرَى لِمُعْتَمِرٍ  
وَمَنْ هُوَ التَّعَمُّدُ الْعَظِيمُ لِمُعْتَمِرٍ

معتبر کے واسطے ہیں آیت کبریٰ حضور اور ہے کہ نعمت عظمیٰ برائے مفتقر  
اے کہ ہستی آیت کبریٰ کہ باشد معتبر اے کہ ہستی نعمت عظمیٰ کہ باشد مفتقر

مَنْ شَرَّكَ مِنْ حَرَمٍ كَيْفَ لَدَّ إِلَى حَرَمٍ  
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاخِلِهِ مِنَ الظُّلُمِ

ہر گاہ کہ جس طرح سے رات میں کرنا کریم تھے سے قہلی گئے معراج میں شاہ ام  
در شبے رفته و گزشتہ تا بقضاء شریف چوں کہ ماہ چارہ گرد و رواں اندر ظلم

وَيَبْتَ كَرَفِي إِلَى أَنْ قَلَّتْ حَزَلَةٌ  
مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ كَمَا مَدَّ لَكَ وَكَمْ تَرَمِ

طے کہتے سارے مدارج اور ملا ایسا مقام ہے پرے اور کچھ اور قارب قوسیں کریم  
بر شدی بالگشتہ قارب قوسینت مقام وال غیدست نہ بیند هیچ کس و هیچ دم

وَقَدْ مَتَّكَ جَبِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا  
قَالَ الرَّسُلُ تَقْدِيْمٌ تَحْدُثُ فَمَعْلَى عَدَمِ

مسجد اقصیٰ میں بن کر انبیاء کے پیشوا آپ تھے مخدوم باقی انبیاء سب تھے مخدوم  
انبیاء و مسکینت پیشوا کردند و رآں ہمہ مخدومی کہ گرد و پیشوا اندر مخدوم



وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطَّبَاقَ بِهَيْمَةٍ

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعِلْمِ

طے کیا سات آسماں کا سفر اہمیا۔ آپ فوج ملائکہ میں تھے با شان و علم  
 زاسماں ہا برگزشتی بزم جمع اہمیا۔ درگاہے کا مدریشاں تو بمبئی صاحب علم

حَتَّى إِذَا كُنْتَ تَذْغُ شَاؤَ السَّيْفِ

مِنَ الدَّائِيَّةِ وَلَا مَرْقٍ لِمُسْتَدِينِ

مرتہ باقی نہ رکھا بڑھنے والوں کے لئے ہر بلند و پست پر تھا آپ کا فیض قدم  
 زینتے از قرب بہر ایچ کس گنناشتی جلتے بالاتر بہشتی دیگرے را در تہم

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِصْبَافِ رَاذٍ

لَوَدِدْتَ بِالسَّيْفِ مِثْلَ الْمُفْرِدِ الْعِلْمِ

کر دیئے پست آپ نے سب کے درجہ اوقام۔ جب ہوئے بڑو بلند پر یگانہ ہاشم  
 پست کر دی پیش قربت ہر مقام دیگر۔ چوں تر از روند بالا و ندران گشتی علم

كَيْفَ تَقْذِرُ رِيَّ حُلِيِّ أُمِّي مُسْتَجِيرٍ

عَنِ الْعَيُونِ وَيَسِّرِ أُمِّي مَكْتَسِمٍ

ساکر ہوں اسرار پوشیدہ و واقف بعدل حق نے ظاہر کر دیئے سب راز از افضل و کم  
 مقام و حل پنہاں یافتی از چشم خلق سر پہنہاں بناسی نا و صاحب قدم

فَعَزَّزْتُ كُلَّ فِتْيَانٍ بِمُؤْمِنَتِكَ

وَجَعَلْتُ كُلَّ مَقَامٍ عَلَيْكَ مُؤْمَرًا وَحَمًّا

نیز شرکت سب فضائل آپ میں ہو جویں طے کیا سب مرتبوں کو آپ نے بے مزدوم  
جمع کر دی ہر بزرگی کاں نبودہ مشترک بر شدی از ہر مقامے کاں نبودی مزدوم

وَجَعَلَ مَقَدَّ الرِّمَالِ كَلَيْتٍ مِنْ رُتَبٍ

وَعَدَدَ ذَلِكَ مَا أَقْلَيْتَ مِنْ لَعَمٍ

میں عظیم الشان رتبے جو طے سرکار کو ہیں پرے اوداک سے جو کچھ ہوتے مائل نیم  
بس بزرگست آنچه دادندت ز فضل نبوت بس عزیزست آنچه بخشیدت خدایند نیم

بَشَرِي لَنَا مَعَشَرَ الْإِسْلَامِ إِنْ لَنَا

مِنْ الْعِتَابَةِ وَكُنَّا عِدَّةً مِنْهُمْ

اے مسلمانو! جو غمخیزی ہے اپنے واسطے اک ستوں ایسا امام بنیو از فضل و کرم  
مزدومانی با دمارا اے مسلمان! کہ ماں از عنایت مہبت کہنی کاں بودہ و دانہم

لَكَادَتْ عَلَى اللَّهِ طَائِعِي سَا لَطَاعَتِهِمْ

بَا كَدِمَ التَّوَسُّلِ كَمَا أَكْدَمَ الْأُمَمُ

جب کہ انکو حق نے خود خیر الرسل فرمایا طاعت حق کے سبب ہم ہو گئے خیر الامم  
جوں خدا مالا طاعت عبادت فرستاداد بہر توسل و تہلیل گشتیم ناحیسا لامم



رَأَيْتُ مَكُتُوبَ الْعَدِيِّ أَنَّهُ لَا يُقَاتِلُهُ  
كَذِبًا لَمْ أَجْعَلْ شَيْئًا لَدُونِ الْعَفْوَ

میں نے دیکھا کہ ایک کافر کے لئے لکھا ہے کہ وہ اپنے دشمن سے نہیں لڑتا  
بہشت کی خبر سننے والے ادا کر دیں  
۱۲۰

مَا أَزَالُ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مَثَرَةٍ  
عَشَى سَكُورًا لَقْنَا الْعَمَةَ عَلَى وَجْهِهَا

جنگ کے میدان میں کفار کی حالت نہ پوچھو  
چشم تھے نیند میں پرانے جیسے کندیل پر لپٹ  
۱۲۱  
ہوں بھٹکے دشمنان ہفتے بڑے دو جنگ کا  
آن پہنچا ہر سر نیزہ جو لہم اندر لہم

وَدَّ وَالْفَزَارُ كَمَا دَوَّى الْغَيْطُونَ بِه  
أَشْلَاةٌ شَالَتْ مَعَ الْعُقْبَانِ وَالرَّيْحَمِ

جنگ کی دہشت سے اُن کو جھانکنا نظر آتا  
آرزو رکھتے تھے کھالیں چیل و گدھال کا لہم  
۱۲۲  
آرزو شاں بد گریز و غیظ بزدل سے برائے  
عضو ہائے شاں پر پیسے باعقاب و بارجم

تَمَضَّى الدَّيَّانُ وَلَا يَذُرُّونَ عِدًّا كَعَدَا  
مَا لَمْ يَكُنْ مِنْ لَيْسَ إِلَى الْأَشْهُدِ الْحُزْمِ

مُد کے اسے بول گندھاقی حقیر باتیں بشارت  
ہاں سوار آؤں گے جس کے ہیں مہینے عتیم  
پس شے بگڑشت ہوا کس نہایت سے مدد  
درخواست ہوں نبوی از شب با جو جسم

كَانَ مَا لَدَيْنَ مَطِيفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ  
بِكُلِّ قَرْوَةٍ إِلَى كَحْمِ الْعَدَى قَدِيمِ

شکر اسلام تھا ہمان ان کے صحن میں چاہتا تھا ہر نفس بل مائے دشمن کا لہم  
گو تیا دیں بود ہمانے کہ او آمد فرو بر سائے آنکہ بود شقائق لحیم دشمن

يَجْعَلُ بَحْرَ حَمِيمٍ قَوْيَ سَابِعَةٍ  
يَزُومُ بِسُجُودٍ مِنَ الْإِبْطَالِ مُلَّةَ طَمٍ

تیز رو گھوڑوں پر تھادہ شکر دیا شال جنگ کے میدان میں موجیں لگتا دم دم  
میکشیدی بجز شکر جملہ بر اسپاں ہمار موج میزا وادیر لے کر رفتندے بہم

مَنْ كَلَّ مُنْتَدِبَ اللَّهِ مُحْتَسِبِ  
يَسْطَلِقُ مُنْتَدِبَ اللَّهِ كَفَرٌ مُضْطَلِمِ

اگر کی امید والے و مرتب حق کے مرید کفر کی نیا دکر تھے بالکل کا لہم  
جملہ از بہر خدا و کار بود و غزا بیخ کفر از بن بکت نذیمت کو ذلیل دشمن

حَتَّى غَدَتْ وَلَّةُ الْإِسْلَامِ وَطَمِ  
مَنْ كَبُرَتْ عَنْ يَتِيمَا مَوْضُوعَةِ الدَّحِمِ

وین حق یوں ان کے دوسے آخر تر ظاہر ہوا بل گئے بجز بڑے بڑے اور گئی غریبوں کی  
تا قریب شہادت اسلام از سب ہی ہمار وین در اول بد غریب و شہداء آخر عزیز



مَكْفُولَةٌ أَبَدًا اِقْنَهُمْ رِجْعِي آبٍ  
وَحَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَبِ بَنِيكُمْ وَلَمْ تَبِ بَنِيكُمْ

جیسے مل جائے کسی کو نیک شوہر اور پدر  
بیوگی کا اور بیوی کا اسے پھر کیا ہو تم  
وہیں ان ایشیاں یا منت بہتر شوہر و بہتر پدر  
زال زشد در بیوگی وہم ہاں اند اندر تم

هُمُ الْعِبَالُ مَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمُهُمْ  
مَا ذَا رَأَوْا مِنْهُمْ فِي كُلِّ مَصْطَلَدٍ

تھے وہ مثل کہہ پوچھو دشمنوں سے ان کا حال  
کچھ اگر دیکھا ہے ان کو شال جنگ و صدم  
کہہ باوجود انال کو روبرو آمد سرش  
تاگو نیندا پند و پند ستند ان ایشیاں و صدم

وَسَلَّ حَنِينًا وَسَلَّ بَدْرًا وَسَلَّ أَحَدًا  
فَصَوَّلَ حَتْفًا لَكُمْ أَدَهَى مِنَ الْوَحْمِ

پوچھو لو بدترین و آمد سے بھی ان کا حال!  
موت کے اقسام ہرگز تھے وہ اسے کچھ نہ کم  
ارحین بدر و دیگر از احمد کن ہر حال  
تا بخواند فصل اسے مرگ ادھی از وحسم

أَلَمْ تُصِدِّي إِلَى الْبَيْضِ مُحَمَّدًا بَعْدَ مَا قَدَرْتِ  
مِنَ الْعَدَى كُلِّ مُسَوِّدَةٍ مِنَ اللَّحْمِ

ہاں سپیدی سرخوئی سے بل جاتی تھی جب  
کالے لنبے ہاں مالے سر کو پہنچا کر زخم  
مشرخ کردہ سے بخون دشمنان شمشیر  
چوں فروشد در سیاہی ہر سر میر و از لحم

وَالْكَاتِبِينَ يُنْفِرُ الْغَظَّاءَ لَكَرْكُثْ

أَقْلَامُهُمْ حَزَقَ جِسْمُهُمْ غَيْرُ مُنْجِمِ

وہ لکھاکرتے تھے نیزوں کے قلم سے سر نہیں اور نہ چھوڑے دشمنوں کے جسم غیر منجم  
می زشتندے بر نیز و خط سرخی بردن حرف جسے بے نقط نوشتہ ہوئے ان قلم

فَأَلَى الْإِسْلَامِ لَهُمْ سَيِّمَاتُ تَزَهُمُ

وَالْوَرْدُ حُرِّكَتْ أَنْيَالِيَتِي مِائِنِ التَّسْلِمِ

موسلم تھے مگر رکھتے تھے سجدے کے نشان تھے صحابہ مثل گل، کفارا منت مسلم  
آں گماں سبجاں کہ سیا شاں بریں متاڑو گل بڑاگ بوئے خود متاڑا گردا و مسلم

تَقْدِمْ عَلَى آيَاتِكَ يَا أَسْمَ النَّصْرِ لَشْرَهُمُ

لَتَحْسِبَ الْوَهْدُ فِي الْأَكْلَامِ مَكْلَ كَمِ

اُن کی نصرت کی خبر بھیجے تو یہ سمجھے گا تو مثل غنچوں کے غلافوں میں تھے وہ عالی ہم  
می رساند باد نصرت بر تو بوائے سعی شان بھول بہارا اندک سی غنچہ بوڈا بابت قدم

كَأَلَكُمُ فِي ظُلُمُورِ الْخَيْلِ كَبَتْ رُبِّي

مِنْ شَيْءٍ كَوْنِ الْحُمْرِ لَوْنِ شَيْءٍ كَوْنِ الْحُمْرِ

تھے وہ گھوڑوں پر سوار ایسے کہ خیلوں پر نخت زمین کی پرناہ نہ تھی ان شہسواروں کو نہ ہم  
گرتیا بر پشت اسپاں ہوں نخت پوشیکہ نہ استواری بود و دین نہ در کثرت در سیم



طَارَتْ عُكُوبُ الْعِدَى مِنْ بَابِ مُفَرَّقَاتِ  
كَمَا لَقِيتُ بَيْنَ الْبَلَمِ وَالْبَلَمِ

ہوش غائب ہے عدا کے سختیوں سے جنگ کی  
فرق کر سکتے نہیں تھے آدمی ہے یا غم  
لڑوہ برو لہائے کفار و مفتاد از ترسِ شل چار پائے و آدمی نشناختند از ترسِ غم

وَمَنْ يَحْكُم بِرَسُولِ اللَّهِ نَصْرُهُ  
إِنْ تَلَقَّهِ الْأَشَدُّ فِي أَجَامِهَا يَحْمِ

مہم جو جس کو رسول اللہ لڑاک کی  
شیر بھی ان کرے جنگل میں گرا رہے نہ دم  
ہر کر اور از رسول اللہ نصرت آمدہ شیر اگر بروے رسد از ترس او آئینہ دم

وَلَنْ تَدَى مِنْ دَلِي عَيْرٍ مُتَصِفٍ  
بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ عَيْرٍ مُنْقَصِمٍ

دوست ان کا ہو نہیں سکتا ہے محروم مد  
اور ذلیل خوار ہو گا دشمن شاہِ اُمم  
و دشمنش را نہ بینی غیر منصور و عزیز ہم نہ بینی دشمنش جز غارِ گستاہم

أَحَلَّ أَمَّتَهُ فِي حِزْبِ مِلَّتِهِ  
كَالْيَثْرِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجْمِ

اپنی ملت سے کیا محفوظ امت کو تمام  
جس طرح جنگل میں رکے شیر و چوگل کو ہم  
امت خود را نشانند و حصاری ملتش ہمچو شیرے کو بودا بچگاں انداختیم

كَمْ جَدَلْتَ كَلِمَاتِ اللَّهِ مِنْ جَدَلٍ

فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُزْهَانَ مِنْ خَصَمٍ

بار اقبال نے دشمن کو نیچا کر دیا اور دلیلوں نے بھی سر کر دیا دشمن کے غم  
ہر کراہت اس بچنگ آدھ بیگانہ دشمن کا گشتار نے منکر از بران آگشت ست کم

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الدُّعَى مُجِدَّةً

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلِلشَّادِيَةِ فِي الْيُسْتَمِ

ہر کسے اسی حقے وہ عالم ہے یہ کافی معجزہ جاہلیت اور یسٹیمی براہیب ذی حکم  
ایں قدم از معجزہ کافی کہ پیش از حوی اُتی پر علم بردو بر ہنر اندر ستم

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحِ اسْتَقِيلَ بِهِ

دُنُوبُ عُمَرَ قَضَى فِي الشَّعْرِ وَالْخَدَمِ

نست گوی کی کر میب اختیار الخیر او ہر گناہیں عفو سارے از رہ فضل و کرم  
عمر بھرا شمار لکھے دنیا داروں کے لئے کی بہت تعریف بے ہا اور خوشامیچہ کرم  
خندش کرم بدعتی تابخش نہ گناہ ۱۴۲ زانکہ عزم مرشد گفتن شعرو خدم

إِذْ قُلْتُ إِنِّي مَالُ خَشْيٍ عَوَاقِبُهُ

كَأَنِّي بِهِمَا هَدَيْتُ مِنَ النِّعَمِ

ہے یہ ڈر دونوں نے ڈالاطوق گردن میں سے ہوں میں گویا از دست و پاں کا از قسیم نعم  
کہ وہ غل در گردنم عصیاں دی ہر ستم زل گویا با شعرو خدمت مشیل ہیم از نعم



۱۳۳

أَطَعْتُ نَحْيَ الصَّبَا إِلَى الْحَاكِمِينَ وَمَا  
حَصَلَتْ إِلَّا عَلَى الْأَثَامِ وَالشَّدَمِ

ہر دو حالت میں شکار اگر طوفان ہوا کچھ نہ ملے اس کا ٹھکانہ کچھ نہ ملے  
بروزہ امیر نے انہی کو دیکھ کر ہر دو حالت میں ایسا حال ملے گا کہ ان کو دیکھ کر

۱۳۴

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِي رَجَاكَ تَكَلَّمَا  
لَكَ أَتَشْتَرِي الدِّينَ بِالدُّنْيَا أَوْ لَمْ تَكُنْ

حیف میرے نفس نے سوچا کیا نقصان سے یعنی عقبن کے عوض دنیا خریدے گی کچھ نہیں  
پس یہ یا نہایت سے کہ نفس اند تجارت یافتہ کال دنیا دین نہ بخیرید و نگفتہ می فرم

۱۳۵

وَمَنْ يَبِيعْ أَحِلَّ قَوْلَهُ يَبْتَاعِ حِلَّهُ  
يَكُنْ لَهُ الْعَمَلُ فِي بَيْعِهِ وَفِي سَلَمِ

آخرت کو جس نے بیجا موت دینا کہ لئے ہے بڑا نقصان اس کے حق میں یہ بیع و سلم  
ہر عقبن یا بدنیسی می فروشد خدا مرست فہن اور شون شو البتہ درین و سلم

۱۳۶

إِنْ أَدَّيْتَهُ تَأْخُذُ بِمَنْ تَقْضِ  
مِنَ الدِّينِ وَلَا حَبْلَ لِي بِمَنْ تَقْضِ

ہوں تو ماضی پر نہیں لڑا ہے پہلے آپ کے دین کی تسمی نہ ہوگی منقطع شاو ام  
گر گنہ گردم بے من مہدلاش کہ ام با پیبہ حل دین مصطفیٰ نبیہ ام

فَإِن لِّي ذِمَّةٌ مِّثْلُ مِثْلِي بِكَ يَا مَعْشَرَ  
مُحَمَّدٍ أَوْ هُوَ أَكْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَّةِ

ہے شفاعت کی مجھے اُمید مجھے نام سے ہے محمد اس میں اور میں آپ مشفق محترم  
عہدہ دارم کہ نام میں محمد کردہ اند کس فاجہوں اور کردہ در ہر عہدہ و ذمہ

إِن لَّمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي أَخِيذْ بِي  
فَضْلًا وَلَا أَقْتُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

حشر میں اگر دستگیری کی نہ میری آپ نے پھر تو میری شومی تقدیر سے بچ سلا قدم  
گزر نہ فاسلم در قیامت دستگیری و نہ رحم ورنہ گیر و دلتے برین ہوں بغض نام قدم

حَاشَاكَ أَنْ يَحْمِرَ الذَّارِعِي مَكَارِمَهُ  
أَوْ يَرْجِعَ الْجَارِمُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٍ

ہے بعید از شان اگر محمد مجھ کو کر دیا اور لوٹوں آپ کی شفقت سے غیر محترم  
دور باد اگر کند ز امید ہر امیدوار یا کہ ازوے باز کردہ جان غیر محترم

وَمِنْ ذَاكَ لَزِمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِعَهُ  
وَجَدْتُكَ لِحْدَايِي حَيْرًا مُلْتَزِمًا

و تھ جب سے ہو گیا ہوں مدح میں لوگوں کی پالیسا اپنی رائی کا مددگار اتم  
نہ کہ میں مشغول کروں فکر خود در مدح او بے غلام خود و رانوشش یا لقمہ من ملتزم



وَلَكِنْ كَيْفُوتُ الْغَنِيِّ مِنْهُ يَدُّ اتِّدَرِثُ

إِنَّ الْحَيَاةَ بُنِيَتْ لِأَزْهَارِهَا فِي الْأَكْمِ

آپ کے دوست کرم سے پائینگے متانج نہیں جس طرح گلزار شیلوں کو کرے ابر کرم  
دوست درویش از غنا العتش غالی شد فانکہ از باران برودید گل بر بالائے اکم

وَلَمْ أَرِ دُزْهَرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفْتُ

يَدًا زَهْرًا بِمَا آتَى نِيَّ عَلَى هَدِيمِ

مجھ کو دولت کی نہیں خواہش کبھی ثلث تیر جس لیے گل کی تھی دولت بن کے مداح ہم  
من نمی خواهم متاع ال دنیا چون زمیست کر خجیدہ دست او چل گفت اومدح ہمرا

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنْ الْوُذْبِ

مِيوَالِ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے اکرم تر جہاں سے جز تیرے میرے کن حادثات عام میں جب گھیر لیں سنجہ عالم  
اے گرامی تر ز غلقال من ندارم لحباب جز تو چوں آید قیامت یا بد مرگ تبسم

وَلَكِنْ كَيْفُ يَتَى رَسُولُ اللَّهِ جَاهِلًا فِي

إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِهِ مُنْتَقِمِ

کم نہ ہو گا آپ کا تر بشفاعت میری بلوہ کر جب ہر ایم منتقم وہ ذی کرم  
یا رسول اللہ جاہلت تنک می ناوہ من چوں کریم انتقم آرد ہا رہا بہ نعم

يَا كَلِمَ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَصَرَفَتْهَا

وَمِنْ عِلْمِكَ عَلَّمَ اللَّهُمَّ وَالْقَلَمَ

کیونکہ دنیا اور عقلی آپ کی بخشش میں اور علوم ہمیں سے آپ کی لوح و قلم  
شہ از ہر دو تر دنیا برد با آخرت و ز علومت در دو عالم علم لوح دست قلم

يَا فَسْ أَرَقَطَّطِي مِنْ ذَلِكِ عَظُمَتْ

إِنَّ الْكِبَارِ فِي الْعُقُصِ إِنَّ كَاللَّحْمِ

بوں تو عصیاں ہیں مٹے اسے نفس متاویز سامنے بخشش کے بیشک ہر اولی اور  
اسے دل از رحمت مشو نو مید با جرم بزرگ چوں کبار تر ز غفلان خدا شد چوں لم

لَقَلَّ رَحْمَةً رَفِي حِينَ يَتَسَمَّ

ثَانِي عَلَى حَسْبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسْمِ

رحمت رب ہر کی بختیم مجھ کو کہ امید میرے عصیاں سے سوا ہو گا مے رب کا کرم  
رحمت رحال مگر اس دم کہ قسمت میکنند برین آید در غور جرم و گناہ اندر قسم

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَحْمَتِي عَيْرَ مُنْكَسِرِ

لَكَ يَا رَبِّ وَاجْعَلْ حَسَابِي عَيْرَ مُنْكَسِرِ

میرے رب امید کو میری نہ زنی نہایت تیری رحمت پر بھروسہ ہے نہ کہ اس کو ختم  
یا رب امیدم برا اور ہا مگر واں از گول در قیامت نزد تو آن کہ حساب آسان کنم



وَالطُّفَىٰ لِعَبْدِكَ فِي الدَّارِ نِإْنِ إِنَّكَ  
صَبْرًا مَّتَىٰ تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَكْمُهُ

لطف فرمادو جہاں میں اپنے بند پر کریم  
لطف کن بابتہ خود ہم بندیا ہم ہیں  
سخیوں میں ہے بہت بے صبر بارخ دالم  
زانکہ صبرش نزغتیہا گریز و ازائم

وَأَدْنَىٰ لِمُحِبِّ صَلَوةٍ قَوْلِكَ دَائِمَةً  
عَلَى النَّبِيِّ بِمَنْهَلٍ وَمُنْتَجِمٍ

ابر رحمت کو ترے سے حکم تا بر سائے وہ  
پس حدود سے کراں باران ابر رحمت  
تا ابد اپنے نبی پر رحمت و فضل و کرم  
تا شود ریزان و پاشان از نعیم و از نعم

وَالْأَلِ وَالصَّحْبِ ثَمَّةَ النَّابِعِينَ لَهُمْ  
أَهْلُ النَّفَىٰ وَالشَّقَىٰ وَالْحِلْمُ وَالْكَلَمُ

آل پر محاب پر اور تابعین پاک پر  
بعد ازاں برآل و صحاب کرام و تابعین  
صاحب تقویٰ پر اور جو ہیں حلیم و ذی کرم  
اہل علم و حلم و عقل و فضل و تقویٰ و کرم

مَا رَمَحَتْ عَدُوَّكَ الْبَابَ رِيحٌ صَبِيحًا  
وَأَطْرَبَ الْعَيْسَىٰ عَادِي الْعَيْسَ بِالنَّعْمِ

جب تک باوصیا چلتی ہے گلزار میں  
اور اوٹوں کو طرب میں سار بان پر نعم  
تا بختیاز صبا اندر چین شاخ و درخت  
وہرا تدا شتران را بند گاش و نعم



ثُمَّ الرِّضَاءَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَ عَنْ عُمَرَ  
وَ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكُرَمِ

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفَى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا  
وَ اغْفِرْ لَنَا مَا مَضَى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

وَ اغْفِرْ إِلَهِي لِكُلِّ الْمُسْلِمِينَ بِمَا  
يَتْلَوُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَ فِي الْحَرَمِ

بِجَاهِ مَنْ بَيْتُهُ فِي طَيْبَةِ حَرَمٍ  
وَاسْمُهُ قَسَمٌ مِنْ أَعْظَمِ الْقَسَمِ

وَ هَذِهِ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ  
وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فِي بَدْءٍ وَ فِي خَتَمٍ

أُيُنَاتُهَا قَدْ أَنْتَ سِتِّينَ مَعَ مِائَةٍ  
فَرِحَ بِهَا كَرُّنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

يَا رَبِّ جَمْعًا كَلْبِنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً  
وَ مُحْسَنًا خَاتِمَتَهُ يَا مُبْدِيَّ نِعَمٍ

لَاغْفِرْ لَنَا شَيْعًا وَ اغْفِرْ لِقَلْبِنَا  
سَأَلْتِكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَ أَنْكَرَمِ



## دعوت عمل

خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔

قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ ”کنز الایمان“ از ”امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ“ پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے پینے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔

ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرائین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہئے۔

فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔

قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔

دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے

پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔

ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی، ۷۴۰۰۰

# دعوتِ عمل

- ✽ خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔
- ✽ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ ”کنز الایمان“ از ”امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ“ پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- ✽ فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے پینے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ✽ ہر شہر میں سنی لڑیچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- ✽ اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہئے۔
- ✽ فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔
- ✽ فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترکوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- ✽ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔
- ✽ دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ✽ ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لڑیچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان  
نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی ۷۴۰۰۰